

ہوا الرزاق

منابر اہل حق

Chand
1937

حالات

مطلب الاقطاب حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس

از

مفتی محمد حسین حضرت مولانا محمد نظام الدین فرنگی محل

حسب ارشاد

حضرت سید ممتاز احمد صاحب رزاقی بانسوی

بحسن صحت

جواب مولانا محمد صبغت اللہ صاحب شید فرنگی محل

بابت تمامہ غائب علیخان شاہی پریس لکھنؤ میں چھپا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ وَنَصْلُهُ عَلٰی سَاقٍ الْکَرِیْمِ

قطب الاقطاب مرشدانام محبوب بارگاہ انہی حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی
قدس سرہ الاصفیٰ کی مقدس سوانح عمری، آپ کے سلسلہ نسب و کرامات کے متعلق
اس وقت ارباب اعتقاد کے ہاتھوں میں محض مطول بہت سے رسائل ہیں۔ لیکن
استاذ اعلیٰ حضرت ملا نظام الدین جس نے جس وقت نظر اور عالمانہ انداز و جس تحقیق کا پیش
کیا تھا آپ کے حالات جمع کیے ہیں انکو علاوہ فضل تقدم کے خاص جامعیت و مرتبہ
استناد و اصل ہر سچ چھبیس برس اوپر عمر محترم و معظم مرشدی حضرت سید شاہ غلام جیلانی
صاحب قدس سرہ العزیز نے ۱۳۱۳ھ میں اس مستند کتاب کو خاص اہتمام سے شایع کرایا
تھا اور تحقیق الفاظ و تصحیح عبارات میں جو غیر معمولی جدوجہد فرمائی تھی اسکا ادنیٰ ہونہ ہو
کہ جب قدر قدیم نسخے اس کتاب کے مل سکے انکو یکجا کر کے کتاب کی تصحیح کی گئی اور اسی پر بس
نہیں کیا بلکہ بواجبہ و اجابہ لانا شاہ محمد نعیم صاحب قدس سرہ فرنگی محلی سے محقق عالم کا بھی
اس میں مشورہ شامل کیا گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ناظرین کو ایک ایک صفحہ میں بیس بیس نسخے نظر

آئینے۔ یقیناً سخت احسان فراموشی ہوتی اگر حضرت عم محترم رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں
 کو اس شاعت میں نظر انداز کر دیا جاتا۔ اسلئے جو شان اور طبقہ پہلی شاعت کا تھا
 باوجودیکہ وہ ایک حد تک اب متروک ہو گیا ہو لیکن نہ صرف اسلاف کی یاد قائم رکھنے
 بلکہ زیادتی تحقیق کیلئے اسی کو قائم رکھا گیا اس قابل عزت کتاب کی ہمیت و عظمت
 کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ خیال غلط نہیں ہے کہ صورت موجودہ سے زیادہ اسکو صورتاً و معنیاً
 شاندار بنایا جاسکتا تھا یعنی مفید حواشی اور کارآمد نوٹ حضرت مصنف کی
 سوانح عمری، نفس کتاب پر تبصرہ، ارض مطہرہ بانہ کے تاریخی حالات، خود سلسلہ زرق
 کی مختصر تاریخ چیزیں ایسی تھیں جو نہ صرف زمانہ موجودہ میں جبکہ اصول تصوف
 و سلوک سے ایک عام خبری ہو ضروری تھیں۔ بلکہ کتاب کو زیادہ نفع بخش بھی بناتیں
 لیکن چونکہ اشاعت میں عجلت زیادہ تھی اسلئے ان چیزوں کو رسالہ ہذا کے اردو ترجمہ کیلئے
 چھوڑ دیا گیا ہو۔ جبکہ تکمیل میں میرے عزیز جناب مولانا صبغت اللہ صاحب شہید
 فرنگی محلی مصروف ہیں اور جو انشاء اللہ جلد ملک کے سامنے پیش کیا جائیگا۔
 اس کتاب کی تصحیح میں بھی عزیز موصوف نے میری مدد کی ہو۔ اسلئے ناظرین
 کتاب سے توقع ہے کہ مطالعہ کے وقت عزیز موصوف کیلئے میری طرح دعا
 فلاح دنیا و آخرت کو نہ بھولیں گے۔ فقط

ممتاز احمد رزاقی بانسوی

یہ کتاب منجبر مسلم سودیشی اسٹور و کٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے قیمت ایک روپیہ
 مل سکتی ہے۔ تجارتی کتب کے ساتھ رعایت رکھی گئی۔ ویلو کا بیعنا خریداروں کے لیے
 باعث رحمت ہے۔ اس لیے پیشگی قیمت ہی روانہ کرنا بہتر ہے۔

فهرست مضامین مناقب رزاقیه

ردیف	مضمون	صفحه	ردیف	مضمون	صفحه
۱	خطبه و مقدمه	۱	۱۳	تکریم کبری به سبب خلل در شغال	۱۳
۲	تقسیم و اجزاء کتاب	۲	۱۴	شناختن سید محمد یوسف	۱۴
۳	وصل اول	۳	۱۵	سیر و سفر او و دوست می داشتند	۱۵
۴	نسب شریف	۴	۱۶	قصه از وی از قوم بنود	۱۶
۵	وطن	۵	۱۷	تاثر از کلمه لطیف	۱۷
۶	تعلیم ابتدائی	۶	۱۸	وصل سیدوم	۱۸
۷	حلیه مبارک و فرمودات و کلمات	۷	۱۹	شنیدن آواز بافتن خواه متوجه شدن زیاده	۱۹
۸	حالات و وقت وصال	۸	۲۰	تفصیل خواب حضرت امیرالمؤمنین	۲۰
۹	ارشاد متعلق صاحبزادگان	۹	۲۱	خبر دادن از شغال خود	۲۱
۱۰	طریقه قادری	۱۰	۲۲	ذکر و مکر و نسیب استخوان بر بدن	۲۲
۱۱	طریق دیگر	۱۱	۲۳	روزه داشتن در سفر	۲۳
۱۲	طریق روحانیه	۱۲	۲۴	مسئله تمیم و الهام متعلق آن	۲۴
۱۳	وصل دوم	۱۳	۲۵	تنبیه متعلق الهامات حضرت	۲۵
۱۴	ملاقات با شاه عنایت الله	۱۴	۲۶	لازم نیست که الهام ولی مطابق قرآن باشد	۲۶
۱۵	جایگاه نوکری می کردند	۱۵	۲۷	آن لذیذین آنرا و علما و اصحاب می آیند	۲۷
۱۶	سخاوت	۱۶	۲۸	مواخذه عالمی بر اهل نماز	۲۸
۱۷	شجاعت	۱۷	۲۹	سر عدم تقید نماز	۲۹
۱۸	تواضع	۱۸	۳۰	واقع قضیب البان موصی	۳۰
۱۹	بعیت	۱۹	۳۱	شاه دوست محمد	۳۱
۲۰	چانه وی بر پشت پسر است	۲۰	۳۲	ملک الالدین و مسئله ناسخ	۳۲
۲۱	بیدار بودن در شب	۲۱	۳۳	وصل چهارم	۳۳
۲۲	تقبل طعام	۲۲	۳۴	ملاقات با درویش کیمیا ساز	۳۴
۲۳	فرق اخلاق با فقر و ابله دنیا	۲۳	۳۵	مار التفتات به کسیر نصیب	۳۵
۲۴	سپارش نکردن	۲۴	۳۶	الهام متعلق فرخ سید و شاه	۳۶

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۴۲	مسئلہ سلع	۳۱	المام: گیر متعلق ذریعہ	۴۵
۴۳	مستفیض شدن مرد و کنی	۳۲	حضرت عثمان: درود قرآن شغوا دیدند	۴۶
۴۴	عادت شریف بود کہ اکثر علی الصباح	۳۲	حضرت علی: در ادراک ناز خود گرفت	۴۷
۰	در بیان و بیش‌های رفتند	۳۲	امیر معاویہ: دیدند سرنگون	۴۸
۴۴	نفرت از قصبات و سرگذشت	۳۲	ابو حمزہ: برابر یکدیگر ارشاد دیدند	۴۹
۰	قاضی	۳۲	زیارت حضرت ابوبکر صدیق	۵۰
۴۵	نجات یافتن زنی آسیب زده	۳۳	امام قاضی: کہ ہمہ اندر میگفت	۵۱
۴۵	عالم جن مخدوم بود بے تخیل	۳۴	محمود شہید: را دیدند	۵۲
۴۶	قصہ تلمیذ مصنف	۳۴	قمر	۵۳
۴۸	می‌دیدند بیدار می‌شدند سلع و می	۳۵	آواز شنیدن از بازار شیخ کالی	۵۴
۴۹	مستفیض شدن بہنگ	۳۵	حشاک ام سنیات: برابر اند	۵۵
۴۹	آمدن مار بہ ہر سلع و کر	۳۶	مرامات نشات انسانی بہتر است	۵۶
۵۰	مال شدن بہ ہند و بچہ	۰	از عدم وے	۰
۵۱	بر آوردن زنی از چاہ	۳۷	فرق قصاص و خون بجا	۵۷
۵۱	چادر را از میان کشیدند و ہم ادبہ	۳۸	در کین بودند جاعت اعدا و	۵۸
۰	طور ماند	۰	آخر کار خاص شدن	۰
۵۲	فرق مجز و کرامت	۴۶	وصلت ختم	۰
۵۲	بحرہات طعام اطلاع می یافت	۳۹	زندہ کردن گاؤیش	۵۹
۵۴	انشاء در از شخص از قوم ملائکہ	۴۰	متأثر شدن قزاقی	۶۰
۵۵	قصیدہ حضرت سید شاہ: رؤیای احمد صبا	۴۱	باز متغیر شدن حالات وے	۶۱
۵۶	قصیدہ حکیم معصوم علیہ صاب	۴۲	حضرت محمد اسحاق خان	۶۲



الحمد لله الرزاق للارواح والاشباح الخلاق للموجودات جميعاً بالحكمة البالغة المباركة
 والصلاة والسلام على سيد العالم باخلق بالاخلاق الالهية الشريفة البالغة فضل الرسل
 والانبيا وبما لا يكتنهه للعالم الغيب الشهادة وعلى متفقيه من آل واصحاب ولى السعادة وعلى
 من جهم بالا حسان بالمعرفة والعبادة وتبعه فيقول تراءى قدام الفناء القادرة كثرهم الله تعالى
 وعز وجل ما تجلى الحق على قلوب الاولياء وترقى العرفاء واصفياء نظام الدين محمد
 بن قطب العلماء ومركز دائرة المعارف الربانية والاسرار الالهية قطب لدين السهالي
 مؤلفه والانتصاري محمد انه اذ قد صعد معارج العبادة وسعد جده تحصيل انقياد المشيخ
 قدوة الاولياء وعمدة العرفاء حاوى المعارف الالهية جامع الاسرار الربانية قطب
 السيد عبد الرزاق مد الله تعالى ظله الظليل على الخلق والخلق انما مطى عزيمته
 على سيرة ان يكتب بعض احواله الجلية فصمم العزم على الله ان يكلان وهو الموفق ويرجو
 ان يندى الله تعالى ببركة صحبته العلية الى ما اشئى وان تكون هذه الرسالة ذخراً وجراراً

البازنة

البحر بالاحسان المحمد

العبودية

القيادة

الهدى والارادة

ليوم الاستقرار هـ	فيارب يا نخل الحبيب محمد	فياك هو السيد المتواضع
انلنا مع الاجاب ويتكلى	اليها قلوب الاولياء شاعر	فياك مقصود وفلك زائد

وصل و نیم در بنی از احوال خلاق و ارادت کشف معارف اقوال دال بر محبت الہی

وصل شیوم در بیان بندگی از آنکه بهتافت غیب لسان و برمی تجلی یافت وصل

چهارم در بندهی از واردات منام و الهامات در قیظہ بدین سمع آوازها تف و الهامات

از جهت ارواح اولیا ظاهره و صلح و پیغم در بندگی از کرامات و خرق عادات که متضمن

بعض تاثیرات بر صحابست وصل اول بدانکه نسب حضرت شیخ قطب وقت شیخ

الاسلام مرشد المسلمين شيخ عبدالرزاق قدس سره الاصفى وهذا بانقسطه الاوفى بسيد عالم

صلوات اللہ علیہ علی آلہ الطاہرین می پیوند و جد کلام نبرد گوارشان در اللہ تعالیٰ مضجعا از

پرخشان در بند آمده و پیش مرگش هندو قاری کلی داشت ازین راه افواج قاهره همراه داشت

وہنود مرتدہ را بحکم اضرب عناق الکفرۃ وجاہد الکفار اخرج ثمودہ متصرف بخطہ آنہا شد

و رواج اسلام بچے قوت گرفت و بعد خدی از ایام حنفیان بزرگ در موضع محمود آباد

از نواحی دریای باد که قصبه ایست از اعمال و دمه سکونت گرفته و بسبب حرج مج که راه یافت

آن خطہ بدست دیگری رفت و حضرت شیخ صفی قدس سرہ الاصفی در قریہ بانسہ کہ خانہ

مادری در انخواست در خانه چیدمادری خود دو تن گرفت و ایام طفولیت و خود نشانی از

اكتساب شنائی از حرف و خط آشنائی نگرفت الا آنکه در آن هنگام قرآن مجید اخوانده و از

لسان ماری گزفت چنانچه عادت هندست که طفلان از آن لسان مسطور سخا می کنند

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

فقیہ عالمگیری کے تالیفات میں سے ایک ہے۔ اس کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ اس کی تصانیف میں سے ایک ہے۔

اسم الله العظيم
 صلوات الله وسلامه
 على من لا نبي بعده
 بعد صلاة العشاء
 في كل ليلة
 يقرأ في كتابه
 الذي لا يحصى
 في كل وقت
 من كل مكان
 في كل حال
 في كل شيء
 في كل وقت
 من كل مكان
 في كل حال
 في كل شيء

[illegible]

جواب الحق في كرامات الوفاة والمسيح تامله فمؤداه مصنف عبد بن قبا لوزا از مقابلات المصنفه فاس *

اولاً بالفاظ حرف و نقوش خطیه و بعد از اعتیاد بفهم دلالت نقوش بر الفاظ خود با و طرق
دلالت بر معانی اشنامی گمانند و حضرت قدس سره الاصفی بمرتبه تامه که مقصود از تعویذ باشد
مانوس نشد و یانی الجمله شناسائی یافته باشد بعد از آن این تعلیم و تعلیم از میان رفت قبل از حصول
ملکه بعالم نسیان رفته باشد و بالفعل از دلالت نقوش عربیه و فارسیه مناسبت یافته نشد
حلیه مبارک حضرت شیخ قدس سره الاصفی طویل قامت بودند با فراط بلکه بطولیکه در حلیه
مبارک حضرت نبوت صلی الله علیه و سلم و علی آله الکرام الطاهرين یعنی از قدود و متوسطه که طویل
از قصیر باشد و آتمر اللون یعنی گندمی که مائل به بیاض چشمی باشد و چشم مبارک مناسب بود
و هرگز اثری از صفت نبود و سواد اللون موجب در آخر سن بسبب یاضت که مورش گرمی
و مانع باشد یک چشم جانب یمن رفته ثننیت از میان رفته راه خود گرفت و بینی مبارک بلند
و طویل آید طبع داشت یعنی متوسط و دندان مبارک کلان بود متلاصق و قدر فرج
سیان دندانها از خاطر رفته و حلیه مبارک طویل مشرع و کیفیت مطبوع و اندکی از منو و سیاه و حلیه
و شی سفید نورانی و سن شریف و قریب بود ظاهر او کم بود قد لقی الله تعالی یوم الاربعاء
السادس من شوال من السنه السادس و الثلثین بعد الالف المائت من السنین الهجریه
المقدسه و دفن بروضه فی مشرق القریه بالنسبه قریه منها جهاد و آن روضه الحال نهایت
دلپذیرست و عشاق آبی را سکون بسیار می بخشد و شاغل با ذکر ظاهریه و باطنیه را
چسبیدگی و کیسوی در ذکر حبیب بسیار میزد زیارت گاه جمله خلق آن نواحی است یزاد قریه
به و کاتبه کحروف در وقت ارتحال حاضر نبود بروز دوم رسیده از مردم که حاضر بودند سر و چشم
هستند شنیده که پیش از لقائ از مرض نفخ شکم و قولنج مبتلا شد بعد از آن مرقع شد و از ابتدا

آشنائی از دست
ی کشند و حضرت
شیخ اعلی الله درجه
نشد و س
بنا را که حال
عربی فارسی
علی آله الکرام
و سلم بود یعنی
بود یعنی
حسن
بینه
گرفته
عین آید
فرجه
سویا
یقه و قد
فات حضرت
شوال سنه الهجره
هم چهارشنبه
مدر المائت
الالف
طرس

شون
اشفاق
اعمال از دست
خوشه
کتاب
یا دار

اینجا از حضرت
عبارت سوده
مضمت عالیجا
ست
قدس سره
عبدالله

مرض تا وقت لقابحی بیچکونه در حواس و عقل تفاوت راه یافته و بعضی از حضار گفتند
که این وقت کلمه شهادت است فرمود که این خود نقش دل است که ازین غفلت غم ابر
ش آن حاضر گفت باین من هم موافقم لیکن از بهر این بعضی میرسانم که همه اعضا در آن
باشند که مخلوق شدند بر لے آن پس زبان در کار خود باشد هر چند در کار برتری نیست
پس بر زبان را ند بکلمه تا مه را و آن عزیزم گفت حضرت ارشاد فرمایند که بعد از ارتقا
ما چه کنیم ظاهر تفتن فرمود که از ساخت عمارت و در مرقد از کنیسه مسجد صد مه مای نهاد
می پرسد فرمود ازین امور از من مشورت نطلبید بعد از ارتقا ^{به کسب شغلی خود مختار} همه کس شغلی خود مختار
آفریز گفت از سیرت علیّه و حبلیت بهیه که تجرید و تفرید باشد آگم که ازین چیز را غبت و
نیست ولیکن از انصا بصا جزاؤه والا میا نصاحتیان غلام دوست محمد سلمه الله تعالی
ورقاه الی مدایح الکمال میان منگری سلمه الله تعالی که برادر علانی میان غلام دوست محمد
می شوند با مرکیه بزمین و الا صوب باشد فرمود اینها هر دو برادرند و فلا نه یعنی مادر
میان منگری مادر ایشان است یعنی با یکدیگر معاشرت دارند صاحب جزاؤه والا مادر برادر
خرد را مادر خود پندارند و همچنین واقع شد صاحب جزاؤه والا شفقت بحال که خرد چنان
نمودند که بکلامها همچنین زیندبجی معاشرت فرمودند که بادی مطلق حبیبش خاتم سلمان
سید عالم صلیوات الله تعالی علیه و علی آله الطاهرین مقتفیان آثار نبوی رضی بانی
سلمه الله تعالی بعد از آن آفریز مخلص صادق بجناب حضرت اعلی الله درجه فی العلیین باز

رسانند

بعض رسانند که در حق صاحبزاده والا چیزی فرمایند فرمودند استقامت نمایند و
 هر که قصد تحصیل معاش بجانب مرا و اعمال نکنند همه خوب خواهد شد آنچه از پیوسته خود بمن
 رسیده بوی نموده ام بوی مشغول باشد انشاء الله تعالی نافع خواهد شد مرضی حق تعالی خواهد شد
 بلکه همه یاران طالب حق تعالی بگویند که هر آنچه با آنها رسا و یافته بجز چند کوشش فیض الهی
 خواهد شد انشاء الله تعالی بعد از آن آن خلص صادق بعض رسانند که وجه گذران ندارد چگونگی
 استقامت نمایند فرمود که من که در خانه نشسته چیزی مدد معاش نداشته بودم و رزاق مطلق
 رزق رساند بطوریکه از دیگران مواسات کرده شد این چند کلمات در میان آمد بعد از آن متوجه
 بجانب خود شد و بعد ساعتی ملاتی بحق شد قدس سره العزیز حق تعالی از بركات
 وی ما مریدان را بهره مند گرداند قدس سره الاصفی هدانا بقسطه الاوفی و هم شنیده شد
 که بعض ذکا را رسا فرمود که از در دوی بسط رزق و وجه معاش شو حضرت قدس سره الاصفی
 در طریق قادری بود و صرف بیعت بجانب قدس عشاق و اصلاان بحق مستغرق بجانب احد
 مطلق سیاح بحر حقیقت و سیار راه طریقت قطب وقت میر سید عبدالصمد مد ظله العالی خدا ما
 نمود مزار مبارک می در احمد آباد بکرات یزار و تیرک بدو توبه بجانب شاه شیخ اسلام هدایت الله
 خدا ما قادری بیعت کرده و اجازت گرفت ظاهر و خطه عربت فون ست و وی بجانب شیخ
 المشایخ اکبار عارف کامل قدس روحان صلوان شاه حسین خلیفنا قدس سره و در برهان پور
 مرقد مبارک اردیزار و تیرک بدو توبه شیخ اسلام قطب وقت شاه امان الله مانی رحمه الله تعالی و دو
 بشیخ الاسلام بشاه ابراهیم بیکهری می پیوند و وی بشیخ اسلام شاه ابراهیم ملتان و دو توبه بشیخ
 اسلام میلان سید بخش فرید بیکهری و وی بشیخ اسلام شاه جلال و دو توبه بشیخ اسلام سید محمد
 و دو توبه بشیخ اسلام شهاب الدین و دو توبه بشیخ اسلام شیخ ابوالعباس و دو توبه بشیخ اسلام سید حسن

طریق قادری

شیخ الاسلام
شاه هدایت الله

الاسلام

بشاه

الاسلام

الاسلام

الاسلام

الاسلام

رضی الله تعالی عنه و وی به پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه
 و وی به پدر بزرگوار سید شهید اقره عین سید النساء فاطمه زهرا بن امیر المومنین سید الانبیاء
 و المرسلین حضرت امام حسین رضی الله تعالی عنه و وی به پدر بزرگوار حضرت امیر المومنین
 صاحب سول الله صلی الله علیه و سلم و علی آله و صحابه و سلم و بطریق روحانیت که ویرا
 طریق اویسیه میگویند اجازت از جانب خواجه بزرگ حضرت خواجه معین الدین چشتی
 رضی الله تعالی عنه چنانچه در قصبه موهاں بتقریبی نزول فرمود و مردم آنجا عقیدت
 بسیار دارند و اکثری از سادات و غیره عقد بیعت دارند شخصی تنی مبايعت ننمود
 و بعضی رساند قبول فرمود و آن مرید صادق گفت من گرویدیگی بجناب خاندان چشت
 دارم هر چند همه خانواده با برحق اند و بزرگند لیکن عقیدت باین خانواده گرفته پس آنحضرت
 فی الجمله سکوت فرموده گفتند که بحضرت خواجه بزرگ ملاقات معنوی شد اجازت فرمود
 پس آن شخص مرید در طریقه چشت شد و شجره که داب مشایخ کرام نبوشت و سایر آن بمرتبست
 نویسانده باین طریق که آبی بحرم راز و نیاز یکم فقیه عبدالرزاق بود و آبی بحرم راز
 و نیاز یکم خواجه بزرگ شیخ اسلام خواجه معین الدین چشتی رضی الله تعالی عنه بود و آبی
 آخره و بر همین اعتبار اگر طریق چشتی شمارند در رنخواهد بود که در قصبه ردولی نزول فرموده
 بود مردم اراده بیعت آوردند حضرت قدس سره در خطره آوردند که این قصبه ولایت
 شیخ احمد عبدالحق است رضی الله تعالی و مزار مبارک در آن قصبه است یزار و تیرک به
 فی الحال لقای معنوی بروح مبارک شان شد آثار اجازت و رضا لایح شدن گرفت
وصل و ویم حضرت قدس سره العزیز در ایام طفولیت بقصبه ردولی متوجه شد ظاهر
 به تحصیل علم همراه یک خادم معاون ظاهر را پدر بزرگوار همراه کرده بود و در آشنای اه ماندگی

و بطریق روحانیت

الاسلام و غیره

فان الله

صلوات و سلام

گرفت در جانی نشست و خادم گفت که درین نواحی واهی است که بعضی قاربین نجای
می باشند شما در اینجا باشند بآن ده میروم از قاریب ملاقات نموده چیزی براس
خورش می آورم و رفت چندی توقف شد چون ایام خردسالی بود از تنهالی در راه غریب
غملگین شدن گرفت درین اثنا درویشی حسن البیّه و بهی البیّه نامش عنایت الله بود پیدا
شد گفت سبب گریستن چیست از سبب نچه طاری بود گفت درویش فرمود مقصد کجا
گفت ردولی گفت با ما بیا خواهیم رساند بر فاقش قصد مقصد نمود آن درویش فرمود که
در دست کتاب چیست گفت یوسف زلیخا یعنی نظم ملا عبد الرحمن جامی رحمه الله تعالی در قصه
حضرت یوسف علیه السلام و علی بنینا و آنکه وزیر آنها الله تعالی گفت ترا چه کار از نیکو
بچه حال بود وزیر لیا چه حال است القصه در نواحی ردولی رسیدند و سایه درختی نزد
آوردند چون وقت مغرب رسید نماز گذارد و تا عشا مشغول برت خود شد حضرت شیخ
میفرماید چنان متوجه بجناب دودحق بود که از خود غائب شد محض فریضی ماند دیگر
یا دارم که فرمود که مطابق قامت مبارک می بود و عزیزی دیگر از یاران حضرت قدس
الغریزی گفت که شنید که با سان ملاصق بود حالت بر حضرت قدس سره العزیز تغیر شد
و ترس و خوف لاحق شدن گرفت پس برخاست بقاصد چند قدم از اینجا نشست
بعد از آن نور کم شدن گرفت تا اینکه صورت شخصیه جسمیه پیدا شد پس حضرت قدس
الغریز نزدیک می آمد و درویش آب طلبید در آن نواحی حوضی بود از اینجا آورد و جوهر
در آن حل نمود خورد و بقیه را بحضرت عطا نمود و بجز خوردن و حل شدن از بهر اعیان
دل سر و گشت پس گفت ما را همراه خود گیر گفت تو خردسالی ابوبن تو در بخش غم
چه طور همراه برم پس زان مردم که در آن نواحی بود و طعام آوردند بحضرت اجازت خورد

نمود حضرت فرمود شما هم بخورید گفت اگر بگردن رود هاستم چرا نرود بیرون شهر
 می کردم و نخورد ایا مابتدای سر بود پوششش خود بحضرت داد و حضرت پوشید و خسیب
 چون با خربش بیدار شدند درویش ست و نه پوشش پوششش خود را گرفته راهی شد
 بنده از حضرت قدس سره العزیز پرسیدم که حالا آن درویش کجاست فرمود والله اعلم بعد
 لمح گفت که در خطه عرب فوت کرد و علیه رحمة چون روز بیدار شد آن رفیق که از راه جدا
 شده بود آمد همراه وی شد مراجعت بخانه نمود چندی گذشت چون ایام تکلیف رسید
 از عوائق زمان از اشتغال بکتاب ماند و چون وجه اسباب معاش در ضیق بود قصد
 نوکری کرده جا بجا نوکری می کرد و از علوفه بجا جت ضروری خود و حوائج من علیها
 می فریخت و تنجا بسیار داشت هر چه در وجه علوفه می یافت از برخی ازان بکونج می برد
 و از برخی ازان بفقرامواسات میگرد و بلکه از بیشتر مواسات میگرد و همچنین میگرد و تنجا
 بارش داشت هرگز نمی ترسید مائل وی کیاب بود در نواحی دکن پیش عالمی ارحمان بادشاهی
 نوکر بود روزی پیش وی با دیگر نوکران از سپاه نشسته بود یکی از اهل قلم وی گفت که تنقید
 سپاه نشسته کسی نیست که از فلان متمرز برآرد شخصی که تهور داشت گفت که من میگرد
 و وی را می آرم و برخاست و گفت سید عبدالرزاق رفیق میشوی گفت میشوم هر روز
 برخاستند و پیش آن متمرز نشستند و گلوش گرفتند و سلامی که داشت از پیش وی گرفته در
 گلوش ملحق ساختند آن متمرز مضطرب شد سپاه وی کرد اگر میگردیدند لیکن جرأت نه
 یافتند و آن زمیندار متمرز گفت شما باور شوید ما را می کشند پس آمدن شما با لایق است پس
 تمامه زهر اقلیل و او اهل قلم آن عالم اند در آنچه نشان خواطر آنها بود کردند پس
 ایشان فرمودند حالا هیچ وجه شبهه در رسید ز نیست بگذاریم گذاشتند و از وی شدند

بعضی بنین

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

نمودن

و گفتند که مایان میرویم در سپاه شاه هر کسی داعیه شجاعت داشته باشد هر خیدایان و آن
 نشستیم و حضرت می فرمود که هرگز در آنوقت بیم و ترس بوجهی نبود کسی قوت و قدرت
 نیافت و همچنین حوادث بسیارست و تواضع بسیار داشت و فقر از هر قسم در داره
 خانقاه نزول میکردند و از ضروریات از طعام و غیره مرفعی شدند و چند روز اقامت
 می کردند و زاول بود هر روز همان بودند ازین سبب مقروض بسیار شد اگر فقرا
 بست و بخواه و یا زیاده می آمدند غله میدادند با اسب یا تخن هر قدر که می طلبیدند
 می یافتند اکثری از آنها قوم ملائمه هستند که مرکب خلاف شرع سخنها و لاطال می گفتند
 هرگز چیزی نمی گفت و پاداش نمی داد و وقت مناسب فوق و لین نصیحت میکرد و بعضی
 از آنها در آنوقت قدم میشدند و در عالم نوکری در بده احمد آباد گرات بود شخصی گفت
 که در اینجا در پیشی است که مردم در حق حسن ظن دارند و خدا انما میگوید بوی رسم و بیعت
 بوی کنیم گفت بسیار خوب تقدیمت از دعوت پیش پیش حضرت قطب قدوه عرفا
 حضرت سید عبدالصمد علیه الرحمة رسیدند و درخواست بیعت نمود و قول فرمود و از
 اندکار ارشاد فرمود در گرات چند ماه ظاهر از چار زیاده نباشد اقامت داشتند
 و چند ساعت در شب یار و روز از سعادت لقای نجسته شیخ بزرگوار خود بهره مند میشد
 بعد از آن بمقام میرفت و در آخر شب بیک مشغول می بود و در روز از خلق کنار
 میگرفت شخصی بجناب حضرت میرسد عبدالصمد علیه الرحمة بعضی رساند که سید
 عبدالرزاق را بخله چله فراموش و چله وی بر پشت اسب است چون صاحب
 قدس سره العزیز واقف سرقدر بود و زبان مبارک تاثیر قوی است بابت آبی
 بر پشت اسب دکار شد که با ویلای گمل در خلوت میشود و از جناب حضرت صیر صاحب

که داعیه
 ط باشد
 که مایان

بسیار

بسیار
 به حضرت شیخ
 می شد

و بوقت

حق وی
 بیعت است
 بوقت

قطب قدس

و انچه از

فرمودند

چهار

بقام خود

بسیار
 در پیش
 حضرت

بسیار

بسوی

اخلاق

تائید

جانب

اخلاق

دربالغ

خوردن

بخور بخت

ببالغ

اخلاق

قدس سره العزیزا جازت سیر جانبی شد پس از احمد آباد متوجه بسوی مکر شد چندی در مکر
 و خدمت فقر گذرانید بعد از آن از روحانیت حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمۃ اجازت
 اقامت در وطن ترک مکر کردی دریافت بوطن آمد و اقامت گرفت و از اخلاق و
 شریعہ بیدار بودن در شب مگر قلیل و می گفت مردم را مقدار پاس شب یعنی ربع کفایت
 دارد و خودش از پاس شب کمتر می خسپید مگر اینکه عارضی پیدا آمد و یاران را موکد به
 بیداری می شد و از طلبه حق کسی که بسیاری خسپید رضی نمی شد و موکد می ساخت
 که بشب چیزی نخورند و در روز اندک تا احیای لیل و ذکر که صورت بخوابد می گیرد و یک
 صورت یابد و خودش سیر نمی خورد و هر وقتیکه می خورد گرسنگی باقی داشت اگر آنقدر باز
 خورد جایش بود بلکه اگر زیاده از آن خورد جایش تمام داشت و در رمضان مبارک
 بروزه تا کید می فرمود و در تعقیل طعام در وقت افطار مبالغه داشت و منع از طعام
 در شب نهاده بود که تعقیل طعام بعد از افطار چنانچه بایمیکردند و از اخلاق مرضیان
 بود که اگر فقر که ظاهری سیاهی آنها عشق الهی است همان می شد طعام ما بین بدین سه
 مینهاد و مخلی بالطبع می کرد مبالغه در خوردن نمی کرد و می گفت هرگاه در ویش است و
 سیاهی وی سیاهی طالب حق است تعالی بسیار خورد و پرخاش شکم در حق می نه هر قاتل
 و کم خوردن تر یاق بحر بگر مبالغه کرده که فلان چیز بخورد یک لقمه دیگر و سیرت باید بگفته بند
 بسیر خوردن مشغول باشد پس بوی ضرر عظیم پیدا آید و اگر از انبای دنیا همان میشد شفقت
 می فرمود و تا کیدات در خوردن و مبالغه نمود شاید که در مجلس بیگانه شرمش گیرد و گرسنه مانده
 و خوف ضرر در حق وی نیست چه تمام شب می خسپد اگر نمی خسپد بخیر یا مشغول میباشد
 که محمدرضا نیست و از اخلاق مرضیان بود که شفقت بر طفلان بسیاری کرد و بظلمت آن

اخلاق

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

لایق
میدانست

اخلاق مرضیه آن بود که سپارش اهل خصوصیت پیش قضاات و غیره نمیکرد بلکه سپارش
امور دنیاوی و دنیه نمیکرد چنانچه بعضی اقاربی آمدند درخواست سپارش بقاضی که از مریدان
بود میداشت و حرات نمی یافتند که بعضی ساندانداران خواست که بعضی ساندانهای اصل
نمایند درین آشنا بودیم که از اندرون آمد و بی تقریب گفت که من سپارش بقاضی نمیکم هر چند
که جگر گوشه من باشد بعضی از سواقفت نبودند متعجب بودند بعد ساعتی معلوم شد که فلان
شخص درخواست داشت و در ابتدا حاضر و از اخلاق مرضیه آن بود که هر جا که نوکری
می کرد اگر خلل فی الجمله در اشتغال یا شغال خود می یافت نوکری گذاشته جای دیگر می رفت
و از همه کس احوال خود را پوشیده و کسی که پیش وی نوکری بود مطلع میشد بر حالش
نوکری می گذاشت و علقه خود می گرفت و هر چند بتواضع در پیش می آمد قبول نمی نمود
این را واقعات است از انجمنه شریف که پیش سید محمد یوسف که از خلفای شیخ غلامحسین
که مشهور بشاه مجاست نوکر بود روزی در مجلسی بمقام خود نشسته بود و ویستند آمد
نوکریست و از راه تعجب گفت که بی بی لایق باز بر طعمه فرو و آمدی شاه یوسف متوجه شد
پس از آن خلوت خواست و طلبید و از احوال پرسید اخفا نمود بعد از آن برخاست و
نوکری گذاشت شاه یوسف مبالغه نمودند فرمود مقام نوکری نماند شما بتواضع در پیش
می آید که بنوکران نمی کنند و از اخلاق مرضیه آن بود که در خانه شب بیداری بود و در
روز و صبح که قضاوت نظر داشته باشد و یا در سایه درخت که بطبیع باشد و یا کنار جوی و
یا حوضی و در از عمارت و مردم می رفت و در انجا از صبح تا ظهر می بود و وضو ساخته نماز میکرد
و انوار آبی چنان تابیدن گرفت که بیانش در قید قلم نمی گنجید و از خصال مرضیه آن
بود که میر و سفر را دوست میداشت چنانچه از خانه مبارک ببلده لکنو که دوازده فرسنگ

که درلسان این قوم آوازها تفسیری گویند بود و خواه متوجه شود یا نشود ازین راه احصاء
 آن متعذرست و در هر ساعت همین بود که یارای احاطه چون متوجه باین لمحات
 نمی شد محض نظر به مجبوبات داشت هم یاد نمی داشت بنزدی ازان که ذهن تذکر نماید
 در تحریری آرد پس بشنوازه انجمله نیست که روزی بنده درگاه ویاران و گرد مجلس
 حاضر بودیم که فرمود در زمان پیشین پیر و سنگیر میر سید عبدالصمد علیه الرحمة را دیدیم که
 می فرماید که امروز دو شنبه باشد از سخن حیات دنیا خلاصی یافتیم و بقای حبیب
 پیوستم بعضی یاران آنه کجرات آمدند نشان دادند که بر دو شنبه وصال بود گفت
 من متحیرم که کشف خطار فتنه باشد و این محض در دنیا پندیده گفتم معامله اولیا تفسیر است
 فرمود آری معامله اولیا تاویل پذیرست چنانچه ابراهیم خلیل الله صلوٰت الله تعالی علیه
 و علی نبینا و آله الطاهیرین را بود چون این محل بود بنده گفتم که خلیل را علیه الصلوٰة و علی
 نبینا و آله چه طور لاحق شده بود بعضی یاران گفتند که آن قصه را میدانی سوال از
 بهر حیثیت گفتم بهر اینکه بزبان مبارک هویدا فرمایند در نیصورت مصدق معامله و
 مکاشفه دیگران میشود فرمود همین که دُنبه را بصورت ابن دُک گفت که خبر میدهد که در
 فصوص فتوحات مذکورست و پرسید این کدام کتاب است گفتم این هر دو کتاب از
 شیخ ابن عربی قدس سره الشریف است بدانکه حضرت ابراهیم در خواب یک پسر خود را
 که اسحاق باشد فوج می کند بعضی گویند که اسمعیل است علیهما السلام و به پسر شیخ اب
 و انمود پس گفت اسمع و اطاعة فافعل ما تؤمر یحییٰ انشاء الله من الصابرین چنانچه
 مشهورست و در قرآن مجید صریحست و پنج پسر متوجه شد و چون خواست که کار در مجلس
 رساند بر حلقوم دُنبه رساند و کار تمام کرد علمای روایت را احوال است در علم تفسیر اصول

روز

متحیرم
که آیا

بنام حضرت ابراهیم
 علیه السلام

و کار را
 و علمای

گردن شریف در دل قرآن آهسته میخواند کسی نمیدانست حضرت قدس سره العزیز
 فرمود خبر میدهد و قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ خَضَعٌ مُخِیرٌ بَدَعٌ فَاحِصٌ زُشَانٌ زَلُوشٌ بَدَعٌ
 که حضرت فرمود که آن شریف قرآن مجید بوجه نیک خوانده باشد و از انجمله نیست
 که بنده درگاه از آزار قرصه متبادله بود هر چند این علت از زمان پیشین بود لیکن
 در آن هنگام استیلا گرفته که نخیش بجدی بود که نطق عبارت و میدان تحریر از میان
 تنگ است آثار رحم بر آنحضرت قدس سره العزیز لایح شدن گرفت پس گفت خبر مید
 که بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَنْتَ
 أَزْهَمُ الرَّاحِمِينَ خوانده هر دو کف هر دو دست دراز کرده چنانچه در حالت عادی
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ زَانِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَأَنْتَ أَزْهَمُ الرَّاحِمِينَ و مد و بر و مال و ذوق تا پیشانی و از آنجا مالیده بر سینه
 و زانو و ساق تا هر دو پا دست راست بر ساق راست و دست چپ بر ساق چپ کشد
 و زانو نشسته بجانب قبله با وضو و یا تیمم انشاء الله تعالی صحت خواهد شد ظاهراً هم فرمود
 دیگر امراض جسدها را دفع است بلکه و روش امراض نفسانی را هم و بنده درگاه
 عقب هر نماز فرض از فرائض پنجگانه بعد فراغ سنت وی چهل و یک ول درود
 و آخر آنچنان کرده بجنایت الهی ازان شدت غیر متوقع الحفنة مخلص یا فقه قریب لایح
 قیام شده الحمد لله علی ذلک و از انجمله نیست که در ماه رمضان مبارک که در
 ایام گرام بود در هنگام برسات که گرمی در آن هنگام در ملک هندوستان زیاده از حد
 میشود و میدی از جانی آمده که چند شبانه روز راه داشت روزه دار آمد و حضرت
 صاحب قدس سره العزیز مداح همت وی بودند بنده را بخوی از تحریر پیاپی شایسته شیخ

در کرم کردن سحر است از بزرگان
 و از انجمله

در کرم کردن سحر است از بزرگان
 و از انجمله

و

جسدانی را نیز

بجای آن

در آن

چنان

چنان

ابن عربی قدس سره در فتوحات میفرماید که مسافر را روزه ممنوع است بلکه واجبست
 که افطار نماید و حضرت شیخ قدس سره العزیز میفرماید بر صوم وی نماید بعضی رسانند که آیا
 روزه بهتر است مسافر را فرمود خبر میدهد که افعال ناشیعه نیست و گفت معنی این چیست
 گفتیم آنچه مقصود حضرت است اینست که آواز حسن است ولیکن ترجمه مطابق الفاظ است
 که شنیعه است ترود راه یافت گفت که عجب جمه است فی الفور گفت که خبری دهد که روزه
 قبیح نیست باز گفت خبر میدهد که روزه بهترین چیز است بدانکه حضرت شیخ چون امتی
 بود بیشتر آیات و احادیث و بزرگان عربی دیگری شنید و نتوانست تبکلم وی چنانچه
 هست و پیوسته می گفت چه کنم زبان یاری نمیدهد و روزه بلفظ فصیح می شنوم و چون
 متعارف بعضی مردم در شنیعه ناشیعه است شنیده شنیعه هست تفاوت بآن داشت
 ازین راه در تعبیر همچنان آورد و بنده چون باین مستفید شد جزم نمود که اقلای شیخ
 ابن عربی قدس سره الاصفی ظاهر بقوت علم و نظر بوده باشد چه در اکثر جاد و فتوحات
 میفرماید ما وجدنا بطریق صحیح و لا بکشف و وجدان و از انجمله انیست که شخصی از طلبه
 علم ظاهر را در حضرت بانسه آمد و از لقای نجسته بهره مند شد و یک روز زمانه تودیع
 خواست حضرت شیخ قدس سره العزیز فرمود امر و زمانه بعضی ساند ضرورتی در پیش
 آمده که رخصت ماندن نمیدهد حضرت شیخ قدس سره فرمود که ان کنتم جنبا فاکفروا
 چه معنی دارد و شما طالب علمید و در ول وی ندامت روا آوردن گرفت و گفت
 معینش معلوم کردم و رفت تبتی اسباب غسل نمود ظاهر از خواست تلعین می بیند
 که بدون غسل نزد و از انجمله انیست که در قصبه دیوبند ملا شیخ پدری کسب فارسی بلایم
 از علم ظاهری بهره داشته و در وعده هر پدر داخته مردی بسیار بزرگ خفته در ول وی

فکر

رویه سخن

آورد

نسخه نابینا

و از انجمله

فکر

و از انجمله

نایب

راه یافت پیش حضرت قدس سره الاصفی آمد و گفت شما ترجیح حق هستید بفرمایید که
 عاقبت من چه طور خواهد بود و از مرده بخیریت خاتمه بهره مند گردانید حضرت قدس سره
 الاصفی فرمود این در اختیار من نیست شما عالمید همه خبردارید از راه تواضع فرمودید
 از آن گفت خبر میدهم که لا اَمُوْنٌ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ملا شیخ بدلی شاد شده
 بزودی برخاست و رفت باین ترس که از زبان مبارک چیزی ذکر نیاید و آنرا کلمه
 ایست که در تیمم از بعضی ماضرین پرسید که تیمم تا بند دست کفایت دارد یا نه چون
 درین نواحی مردم حنفی المذهب هستند چنانچه حضرت قدس سره الاصفی هم در اعمال
 حنفی بود گفتند که کفایت ندارد و فرمود مرا معلوم میشود که کفایت دارد و یا گفت که خبر میدهم
 که کفایت دارد بعضی طلبه علم چون عقیدت کلی بجناب عالی انداخته تکلم کردند که بچه طور کفایت
 کتب فقهیه بخلاف وی ناطق است بدانکه اختلاف است فقهارا که در تیمم استیعاف براع
 است یا نه بند دست کفایت دارد حضرت امام عظیم و صاحبیه رحمهم الله بر اول
 و امام شافعی بقول تیمم و جامعه بر ثانی و اکثر احادیث صحیح مؤید قول امام شافعی
 و غیره است و ظاهر اقوی حضرت شیخ ابن عربی قدس سره الاصفی همین است
 و شیخ حضرت شیخ چنانچه شری سقطی و حضرت غوث اعظم که عامل بذهب امام شافعی
 و یا احمد بن حنبل بر همین است پس تکلم بچه طور است و مع هذا امام مالک رحمه الله تعالی
 مرفوعه روایت می کند که اَخْتَلَفْتُ اَمِيْقًا وَ كُفْمًا پس حتمال دارد که حضرت قدس سره
 الاصفی که هم کفایت تا بند دست شده باین رحمت نبش شده بوده باشد و کلام
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ و از انجمله ایست که روزی باران از حد زیاد بارید گرفت چنانچه
 مردم کهنه در عمر خود هانسان بچنین بارش نمی دهند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی

نایب
 و از آنجا که
 کفایت دست

اختلاف فقها و
 تیمم

نایب
 و از آنجا که
 کفایت دست

نایب
 و از آنجا که
 کفایت دست

در اندرون خانه بود شب ز نصف گذشته و آب در تمام ساحت خانه پر شده یکایک شفته
 که در دل گفت که قوت قیام ندارم چه در آن روزها که بعد از یک و سال وی ازین
 عالم ارتحال گرفت و اعضای سافله قوت نداشت چنانچه از خود برمیخاست باز نشیند
 موموی فرمود که چون بگردد و شوم شنیدم در خود یافتیم که کسی میکشد رخصت ماند و بود نمیدارد
 پس آواز با و از بلند بکرات بمردم رساند که یا فلان و یا فلان مردم بیدار شدند یا بیدار بودند
 و دیدند حضرت قدس سره العزیز را گرفتند و بیرون خانه کردند خانه افتاد بقرن شدن
 همان اوقات آن خانه و از آنجمله نیست که در محفل شریف مردم نشسته بودند که فرمود
 خبر میدهد که یا ایها الموحلون قها اللیل فرمود معنائش چیست گفته شد که ای پیغمبر خدا
 صلی الله علیه و آله ایستاده باش در شب در نماز یعنی نماز تهجد گفت خبر میدهد که این
 حکم همه کس است مختص به پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم نیست بچنین استجاب نماز تهجد
 همه است بیشتر الهاماتیکه بحضرت شیخ قدس سره الاصفی رومی نمود اکثری از وی از
 الفاظ حدیث و قرآن بود بعضی مردم بر مضمون آیات و احادیث مطابق شان و دل
 فرودی آرند این نیاید هرگز بلکه این الهام بحضرت شیخ قدس سره الاصفی است آیا
 و احادیث وحی نبوی است صلی الله علیه و آله و سلم پس مراد است وی مطابق حال
 نبوی است و مرادات الهامات مطابق حال حضرت شیخ قدس سره الاصفی باشد هر چند در لفظ
 اتحاد پس مقصود از الهام یا ایها الموحلون بحضرت شیخ قدس سره الاصفی بر آنانند
 برای امی شب باشند که قبل و علا خواه بقیام نماز باشند خواه نهج و دیگر و از اینجا است
 که فرمود که خبر میدهد که همه است و احتمال دارد که تحریر بر قیام تهجد باشد و این هم
 همه تعلق دارد و از آنجمله نیست که شخصی بپا بوس مشرف شد بوقت تو و بفرمود که

گفته بود
 می شنید

که بچند
 اندن نمید

الاصف
 خانه افتاد
 و از آنجمله
 نیست

تشیخ الهاماتیکه
 الهاماتیکه بحضرت

الهام
 یا فلان
 به فلان

در نماز شب باشد
 و از آنجمله

خبر میدهد که ان الله وانا اليه راجعون وی تفکر شد بعضی یاران که واقف
 طور و جوی بودند گفتند محل تفکر نیست شاید مراد آن باشد که بخدا اجل و عدا راجع باید شد
 بذكر و فکر قلبی نه فکر نظری که ارباب استدلال دارند و از آنجمله انیست که در ابتدا
 حال در بیرون شهر بود ظاهر ادراک نواحی جویند و شنید گیسر الله ما فی السموات و ما
 فی الارضی چپ و راست نظر نمود کسی را نیافت بعد عینی باز شنید که این الهام است
 آواز مردم نیست و از آنجمله انیست که بهر طعام نشسته همین که طعام پیشش آمد
 شنید که حضاجر مشغول فرمود تا هنوز دست بر طعام نهاده ام این امری شود بعد از آن
 قدری خورد چنانکه عادت داشت در قلیل طعام و یا کم ازان و این واقعه بتکرار
 در مجالس واقع شده و از آنجمله انیست که فرمود خبر میدهد ربنا و اجعلنا مسلمین
 بکسریم بعضی گفت که در قرآن مجید بفتح میم ست بنده گفت که این داده از الهام است
 چه لازم است که مطابق بلفظ قرآن مجید بهمه جهات باشد و مع هذا بعضی قراءات
 همچنین است و احتمال دارد که چون عبارت عربیه چندان متعارف نیست ازین
 راه تفاوت کسوف فتح بوده باشد و از آنجمله انیست که فرمود که و اذ لک ربنا حق
 یا ائی الیقین بعضی از فقرای حضار مجلس که از یاران جناب عالی نبودند که این
 خود در قرآن نیست و نه قراءات ست فرموده باشد اینچنین شنیدم و دانستی که الهام
 بروی مطابق الفاظ قرآن مجید لازم نیست و مقصود ازین امام این است که طالب
 حق را لازم باشد که بذکر مشغول باشد تا مراتب یقین باورد و نماید و این پر ظاهر است
 و همچنین الهام سابق ارشاد بطلبه حق است که رود با از طعام پُر نماند چنانچه احادیث
 و اقوال اولیا ناطق بوی است بلکه مجمع علیه همه است و اندرون از طعام خالی

وزیر اعظم

وزیر اعظم

خود در مقام

وزیر اعظم

گفتند

وزیر اعظم

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

گفتند

اشاره
و این جمله
اینست
و از آن جمله
دیگر

حضرت شاه چو قیوم

اینکه
ان لادن است
و علی الصالحان
می آیند

بیا درست
حضرت می فرمایند

و اینست
و اینست
و اینست

تا در نور معرفت بینی و همچنین الهام و آنچه که ما مسلمین اشاره باینست که هر چند
در اسلام و انقیاد و ارادت از خود دانی شوند باقی باشد باشد هر چند این شرح
نبوده بهر استبعاد قاصران در تحریر در آمد و از آن جمله انیسست که فرمود خبر میدهد که مرد
بارادیه بیعت می آید همون روز پارس وی آمد و بیعت نمود و بروز دیگر همچنین چنین
اخبارات را و اوقات بست از آن جمله اینست که فرمود خبر میدهد که طالب حق می آید شخصی
هم طبیعت شریف اطمینان نیافت بلکه بحالت سابق متظر ماند بروز دیگر وی آمد باز
اطمینان نمی گرفت و خبر می شنود که طالب حق می آید همچنین چندی گذشت که مجمع کمالا
شاه محمد مقیم رسید و مشغول شد و دریافت که آن طالب حق بهینست بهنایت الهی
بروس فتوحات آیه زود تر و نمود که حقیقتا همه طالب حق را نصیب کند و بجز آن نباشد
و آله الامجاد صلوات الله تعالی علیه علیهم اجمعین و از آن جمله انیسست که بعضی از آن
چون از جای خود قصد عقبه بوسی میگرددند میفرمود در خانه که خبر میدهد که از آن نبین
اَمْنُوا و عَمَلُوا الصَّالِحَاتِ می آیند خوش میگفت که فلان می آید و این را و اوقات بسیار
باین حضار مجلس عالی متعارف شده بود که و قتیکه می فرمود ان الذین اَمْنُوا و عَمَلُوا
الصَّالِحَاتِ می آیند می گفتند که فلان و یا فلان می آید همون روز و یا روز و نیم می رسید
و لیکن این خبر وقتی می رسید که خبر عنهم تجاوز از منزل شده مسافر شد و یا عزیمت نمود
حضرت شیخ قدس سره می فرمود و قتیکه میر محمد اسمعیل متوجه این صوب می شود و خبر میدهد
که عالی نسب می آید و اگر فلان و فلان متوجه میشد و خبر می شنوم که ان الذین اَمْنُوا

از روی محضتین
محمود و ابوالولی محمد
بالتوفیق
و اینست
و اینست
و اینست

بعضی در بیان

در هر زمان که می یافت در آن زمان که می یافت موتی بنامی شد و بعضی

در بیان

استند و بعضی

در بیان

از بعضی علامات دریافته شد که در وقت نماز حالتی مع الحقی تعالی داشت که منظر
 لی مع الله وقت لایسعه ملک مقرب شارت ست و از قیام و تهی و اسباب طهارت
 و نماز و روی نوری راه می یافت ازین مکر متوقف می شد و در بعضی اوقات بنماز
 مشغول می شد حالتی می یافت که لایعین رأی و لا اذن سمعت و آن حال را
 در نیمه ازمان نمی یافت و در آن از منته متوجه بنماز میشد چه طلب آن حال داشت
 و با آنکه هر چه کشا می و فتح باب شد از ذکر و فکر و این را در نماز نمی یافت و در همه اوقات
 و قتیکه رجوعی که در مراقبه و ذکر و فکر می بود در نماز متوقع داشت بنماز برمیخاست و
 و بعضی اوقات دریافته شد که بجد لطیف تجسد شده نمازی گذارد و آنها را که
 بصارت آن عالم ست می دیدند و می قوت این تجسد بسیار داشت و در اکثر
 اوقات می فرمود که توحی که در آن جسد می یابم درین نمی یابم و از بنده سیف می
 که اگر تجسد بجد مثالی لطیف شده نماز بگذارد بعد از آنکه معاودت نماید بجد متعارف
 ذمه وی ساقط می شود یا نه گفتیم اینچنین صورت در کتب روایت نه آورده اند و در بعضی
 دریافته شد که ساقط نمی شود و از بعضی مردم طریقت پرسیدیم گفته اند و قضیب لبان
 موصلی را هم قوت این تجسد بشدت بود و میفرمود که لا تقربوا الصلوة اذا انتم سكارى
 شارت باین ست چه در آن حال توجع مع الحقی در کمال نیست در کوع و سجود و
 قیام و قعود و غیر ذلک سول حق تعالی در وجهه روح دیگر نیست و از ماسول غفلت
 تمام است پس بنماز سکاری شد و قتیکه این سکر حاصل نمی آمد از قربت بصلوات باین

بعضی در بیان در هر زمان که می یافت در آن زمان که می یافت موتی بنامی شد و بعضی

در بیان در هر زمان که می یافت در آن زمان که می یافت موتی بنامی شد و بعضی
 در بیان در هر زمان که می یافت در آن زمان که می یافت موتی بنامی شد و بعضی
 در بیان در هر زمان که می یافت در آن زمان که می یافت موتی بنامی شد و بعضی

مرد
دیگر
دیگر
کند

لوحه بخندید

نقشه

و قاضی

در

باید کرد

را با عالم

و پیش

گویند

آیه

فقیه منکر پولوی و نئی بود چون برکت دوشم بر خاستند فقیه نظر بوس کرد کسی دیگر
دید غیر وی نمازی گذارد از آن متحجب شد و در رکعت سیوم کسی دیگر غیر آن کس
اول که نمازی گذارد و در رکعت چهارم دیگری غیر آن چون سلام دادند دید که هر
کس اول است بر جائی خود نشسته و از آن کسی که در حال نماز و دید اثر نبود آن فقیر
بوی نظر کرد و بخندید و گفت ای فقیه کدام یک از آن چهار کس باشا نماز گذارد
شیخ عبد الله ریاضی گوید که مثل این قضیه شنیدم که صادر شد از قضیب البان
رحمه الله تعالی با بعضی از فقها قاضی موصول را نسبت بوی انکار تمام بود یک روز
که در یکی از کوچه های موصول از مقابل وی می آید با خود گفت دیر می باید گرفت و قضیه
وی را بچاکم لایق کرد تا ویرا بیستی برساند ناگاه وید که بصورت کردی برآمد چون
مقداری دیگر پیش آمد بصورت اعرابی برآمد چون نزدیک تر شد بصورت یکی از فقها
ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب البان شما می بری می
می کنی قاضی از انکار توبه کرد و مرید شد پیش شیخ عبد الله گفتند که قضیب البان
نمازی گذارد گفت گویند که همیشه سر در خانه کعبه در سجود است و هم در فحاشات
در فتوحات آورده است که بعد از نماز جمعه طواف می کردم شخصی دیدم که طواف میکند
که وی کسی را مراحمیت نمی کرد و نه کسی وی را بیان دو کس در می آید که ایشان را از جم
جدانی کرد و انستم که روحی است که بخند شده سر راه وی نگاه داشتیم و بروی سلام کردم
چون آب من باز داد با وی همراهی کردم و میان ما سخنان واقع شده دانستم

فقیه منکر پولوی و نئی بود چون برکت دوشم بر خاستند فقیه نظر بوس کرد کسی دیگر
دید غیر وی نمازی گذارد از آن متحجب شد و در رکعت سیوم کسی دیگر غیر آن کس
اول که نمازی گذارد و در رکعت چهارم دیگری غیر آن چون سلام دادند دید که هر
کس اول است بر جائی خود نشسته و از آن کسی که در حال نماز و دید اثر نبود آن فقیر
بوی نظر کرد و بخندید و گفت ای فقیه کدام یک از آن چهار کس باشا نماز گذارد
شیخ عبد الله ریاضی گوید که مثل این قضیه شنیدم که صادر شد از قضیب البان
رحمه الله تعالی با بعضی از فقها قاضی موصول را نسبت بوی انکار تمام بود یک روز
که در یکی از کوچه های موصول از مقابل وی می آید با خود گفت دیر می باید گرفت و قضیه
وی را بچاکم لایق کرد تا ویرا بیستی برساند ناگاه وید که بصورت کردی برآمد چون
مقداری دیگر پیش آمد بصورت اعرابی برآمد چون نزدیک تر شد بصورت یکی از فقها
ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب البان شما می بری می
می کنی قاضی از انکار توبه کرد و مرید شد پیش شیخ عبد الله گفتند که قضیب البان
نمازی گذارد گفت گویند که همیشه سر در خانه کعبه در سجود است و هم در فحاشات
در فتوحات آورده است که بعد از نماز جمعه طواف می کردم شخصی دیدم که طواف میکند
که وی کسی را مراحمیت نمی کرد و نه کسی وی را بیان دو کس در می آید که ایشان را از جم
جدانی کرد و انستم که روحی است که بخند شده سر راه وی نگاه داشتیم و بروی سلام کردم
چون آب من باز داد با وی همراهی کردم و میان ما سخنان واقع شده دانستم

که احمدی است از وی پرسیدم که چرا از روز نهائیه بقیه روز شنبه کسب شخصیت کی وی گفت از آن جهت که خدا تعالی روز یکشنبه ابتدای خلق عالم کرد و روز جمعه فارغ شد پس درین شش روز که وی در کار مالم و من در کار وی بودم و برای حفظ نفس خود کار می نکردم چون شنبه آمد آنرا برای خود نهادم و در وی کسب مشغول بودم از برای قوت آن شش روز و دیگر از وی سوال کردم که در وقت تو قطب مان که بود گفت من بودم پس مرا وداع کرد و برقت چون آنجا که می نشستم باز آمدم یکی از صحاب من گفت که مردی غریب دیدم در کوفه رانده بودم با تو در طواف سخن میکرد که بود آن دوازده گانه آمد بود قضیه را باز نفهم حاضران تعجب کردند انتی - اینچنین واقعات اولیا بسیار است و آنرا محاله نیست که در بده لکھنؤ در باغ شاه دوست محمد که مزار مبارک شان در باغ است و الحال آن باغ ویران است نشسته بودند و عادت شریف بود که بعد از حلت شاه دوست محمد در سال گاهی دوبار و گاهی سه بار می آمدند و زیارت مزار مبارک می کردند و چندی می نشستند و در وقت حیات شاه مغفور چون قیامین دوستی زیاده زیاده بود و همچنین می آمدند و شاه مرحوم چون حال قوی و تجربه تمام داشت و پیوسته مع الحق تعالی بود و محبت و دوستی بسیار بود القصه آن باغ مردی حکام جابران آمده قصد برید درختان نمودند حضرت شیخ قدس سره الاصفی بن آورد که اینها ازین در گذرند چه چون آنار شاه مرحوم بود قلب گریه میکرد مضرنی بگوید شاخ رسیده شوم درین اثنا بود که شنید قل فکرم ففعلون پس نهایتی اصلاح ان مع فرمود آنها چون شقاوت داشتند نهی در اذان شان اثر نکرد ان الله لا یهدی القوم

شش

عجیب
و همچنین
و آنرا محاله

برین
گزارا
آن

۱۰۰ ساله قادیان

بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام علی
محمد و آله الطیبین
الطاهرات

الفاسقین بریدند حضرت شیخ رحمه الله تعالی مغموم و متأسف شد پس شنید
 الْقَائِلُ هُوَ الْقَوْلُ از تأسف استراحت یافت و از آن جمله اینست که ملا شیخ
 کمال الدین که از خصیصان ران میبود عزیمت لقاء مبارک نمود و در مسئله تناسخ خطو
 بود چنانکه کلمات ائمه مسلمین از فقها و تشکیلات اهل انش بود و او را بکشف و شهود از صوفیه صافیه
 اسرار کلام شان بهم بران ناطق و عبارات بعضی از اینها و آن خلاف در خاطر آورد که از
 حضرت شیخ استفسار این مسئله باید نمود تا واضح گردد که کشف حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 بچهار حکم است پس آن مدتی پوسی متعزز شد و نشست و نشست بجز نشست حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 فرمود که یا فلان تناسخ چیست گفت تناسخ عبارتست از تعلق از روح بعد از ممات
 با جسد که در بطون نساء خلقت تمام یافته و حاصلش حیات انسان در دنیای بعد
 ممات الی ما شاء الله تعالی و گاهی تناسخ بر تصرف روح در جسد غیر الی ما شاء الله تعالی
 من لجه اولمحات فرمود که خبر میدهم که تولد نیست و در شان تناسخ بنحوی دیگر خبر فرمود
 پس ظاهر وی دلالت دارد بر امکانش مکان وقوع و فتوحات شیخ امکان شنیدن
 حضرت شیخ ابن عربی موافق و میست و از بعض ناظران فتوحات که در علم ظاهر
 و مطالب صوفیه صافیه الاسرار کثر هم الله تعالی الی یوم القدر اید طولی دارد و بر
 فتوحات نظر کلی وارد شنیده ام که شیخ صاحب فتوحات رضی الله تعالی عنه از فقه از صوفیه
 خبر میدهم که دوی مریض شد و در محالجه اهل داشت بعض یاران می گفت
 که علاج باید نمود گفت لَقَدْ اسْتَمَعْتُ اِذْ دَعَوْكَ پَسَّ اَنْ عَارَفَ بَانَ ما گفت که
 پیش فلان مطیب و از حال من آگاه کن علاج طلب پس رفت بجز رسیدن و
 آن مطیب که مرجع خلایق بود و پس پیش می مردم گرداگرد بودند تعظیمش بر خاست

و از آن جمله
 ملا شیخ کمال الدین
 صافیه الاسرار
 بنام

صاحب فتوحات

دان

والتفات بسیار بسیار کرد و گفت این مرض را این علاج است آن یار باز آمد و بجا
 مشغول شد روز دیگر پیش متطبب رفت متطبب هرگز نشاخت و از حال علاج و مرض
 غافل در تعب شد باز آمد از شیخ از ماضی و انمود شیخ گفت پیش ازین من بودم که
 در متطبب تصرف کرده بودم و آنچنین و ارادات زیاده از حد است احاطه آن در تقریر
 و تحریر متعسر است از آنچه گفته است که در سایه درخت برگه نمی شنید که معلم عارف شهید
 شد مغنوم گشت مراجعت بخانه مبارک نمود بعد از این خبر شنید گشت که مولوی مرحوم
 جامع علوم دینی و عقاید عارف معارف یقینیه محوای اسرار حوی نبوی علیه السلام علی
 آنکه مولوی شیخ قطب الدین الدین فقیر کاتب جبروت شهید شد و ملاقاتی برت حل علا
 گشت و حاصل شنیدم دریندی از احوال و ارادات منام و الهامات از جهت
 ارواح اولیای طاهره و این هم حدی ندارد و فلا حرم آنچه ذهن بندگ آن فاکند در
 تحریری آید از آنچه گفته است که در ملک کهن بود ظاهر در عالم نوکری پیش در پیشی می آمد
 چون از اخلاق مرضیه توضع به درویشان و خلط بابل لباس صوفیه کثریم
 الله تعالی داشت ازین راه بآن درویش نقای بسیار داشت و دی در تبدیل جواد
 هارنی داشت روزی گفت که حکمای یونان چنین کمال داشتند که مس از میکردند و
 دیگر عجاایب آن در ذکر آورد حضرت شیخ رحمه الله تعالی گفت در امت مرحومه هم مردم
 بسیارند که کشف حقائق کردند این تبدیل جواد چندان نزدیک نها کاز نیست چه خبر
 التفات میشود این بگوشت چیزی دیگر نیست درویش گفت یکی شاه هستند شیخ شما
 حضرت میر سید عبدالصمد رحمه الله تعالی هست وی ازین امثال چیزی می داشت

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چند روز
 نبوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف
 و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چند روز
 نبوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چند روز
 نبوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چند روز
 نبوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

و از آنچه
 شنید
 و مراجعت
 بعد از چند روز
 نبوی علیه السلام
 الصلوٰۃ والسلام
 انحراف

که این

عبدالصمد
عبدالصمد
علیه الرحمة

متوجه شد
و از آنجمله

که در این

سفر
زی که

و از آنجمله

کلان را

حضرت شیخ قدس سره الاصفی فرموده و چه چیز است برین شایسته نگم درویش گفت اگر
تو داشتی باشد فلان گیاه بیاید گفت مرخندان کانیت می آرم و بسوی صحرا رفت
متوجه بجانب میر سید عبدالصمد رحمه الصمد شد صورت حضرت میر سید عبدالصمد علیه
الرحمة نمودار شد و فرمود آن گیاه مطلوب نیست حضرت شیخ قدس سره الاصفی چند تا از
بر کند و آورد آن درویش متعجب که ایشان نه نام گیاه شنیده و ندیده اند از کجایا قند
ونه دریافت که علیم خیر بوی تعلیم نماید و از آنجمله آن نیست که آن درویش از حضرت
شیخ قدس سره الاصفی اخفای حال خود می کرد هر چند که حضرت شیخ رحمه الله تعالی
هرگز متوجه بصناعت وی نبود لیکن چون از آنجا که از خواص بل کیمیا اخفای خیلی
حافظ بجانب من بحکم الاختیار و من لایجب نیکر و دو فرق میان فریقین ناکر و بحکم
خود مشغوف بود روزی گفت که شما استخاره کنید و دریابید که این صناعت نصیب
هست یا نیست شیخ رحمه الله تعالی فرمود ما را با این التفات نیست بعد از آن در
ملکوتیه که منع تطل حواس ظاهری است می دید که بحاجت انسانی رفته از اطراف
جوانب بی قاذورات منفور طیان هویدا است و وی متفرق در نجاست است و حضرت
شیخ قدس سره الاصفی در سرانجام تطهیر و تمیزی که ازین جلسه برخاست با درویش گفت که
ما را حظی ازین نیست هویدا است که اشتغال با این صناعت تضییع وقت که نتیجه
و طمع و نیای ذمیه است و صورتش قاذورات است و نجاست و مائل ازین
جنس تبری باید پس تبری نمود هر چند بخاطر ذهن مبارک هرگز نبود از آنجا که گفته
خطر وی که زینهار شائبه میل طبع نبود راه یافت آن صورت رونمود و از آنجمله آن
که روزی بخوابید که خانه برادر کلان تصفیه می نمایند و جاروب سید همنه پنهان پیدا

شد بعد از آن قلیل خبر از راه دور آمد که برادرزاده شهید شد از آنجمله نیست که
 هر ایام خرد سالی چون بهادر کلان فوت شد و وی اراضی خراجیه داشت حکام چاره
 بوی مواخذة نمودند هر چند مردم گفتند که شان صغیر اند ازین سرانجام چگونه باید گوش
 بعد از آن از آنها بتقریبی جدا شدند باز ده بار سوره اخلاص خواند صورتی نمودار شد
 گفت خوان عمل هست و بود خواهد شد از آنجمله نیست که گفت من در ایوان باو شای
 محمد فرخ سیر بادشاه هند و آدم و مردم چندی دیگر بودند و رانجا کبوتری خوش رنگ و
 خوب صورت و چشم کلان داشتند است و می را اگر گفتند من مد بودم و با خود شوی
 را گرفت چند آن در مزاج شریف حرارت راه یافته بود که هر کسی که تشفیع و قصد
 خلاص میکرد بوی بدیشتی و ایزد عالمی که در طاکمال لدین حیو که از یاران باشند گفتند
 که محمد فرخ سیر در قید و زیر شد از وزیر و بادشاه خوشی نبود بلکه مخالفت تمام بود و زیر
 زور و شوکت داشت بعد چند روز خبر از دلی و ارتخت که حالا معروف بشا بهمان آید
 است شایع گشت که بادشاه در قید و زیر درآمد شیخ رحمة الله تعالی می گفت که ملائح
 اکمال لدین کیاست و فراست بسیار دارد هر چند علم قید وی بجز و این محال باطنه
 داشتیم کسی بگفتیم وی دریافت از آنجمله نیست که از بعض یاران گفت که وزیر سیاه
 رنگ است بطریق استفسار بعضی یاران آنچه گفتنی بود گفتند بعد از آن گفت که دیدم
 که جاموسی سرکش و قوی زور آورد اگر رفتند و زمین آوردند و زمین او برینی میکنند
 چنانچه عادت گاؤ و جاموس است بعد از آن خبر شایع گشت که وزیر بقیه شد و تمامه خروج

از آنجمله

باز
نمودند

از آنجمله

و بعد
گرفتند

و شیخ طاکمال لدین

از آنجمله

بعض

جاموس سرکش
و قوی زور را
گشت تمام

لایعین
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او
ویران شده نظر بر او

رو بفرار آورد و بر حنی از ان ملاقات با پیغمبری علیه السلام کردند و از آنجمله نیست
 که حضرت شیخ قدس سره الاصفی و دهانا بقسطه الاوفی در حالت قتل عوین ظاهر
 جای رفیع دید و در آنجا حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه درود و قرآن
 مجید مشغول است بعد چندی همین قصر را پیشخصه گفت که تو بیاتاد آنجا برویم
 فی الجمله توقف نمود آن شخص گفت که در آنجا جانی پاک حضرت رسالت پناست صلی الله علیه
 و علی آله سلم بعد از ان رفت بقای خجسته حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه متعزیز
 شد حضرت امیر المومنین علیه رحمه الرحمن یا کسی از حضار مجلس پاک می گفت که علی مرتضی
 در فلان جاست متوجربان شد در همین اثنا حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی
 وجهه بوسه ملاقی شد در کنار خود گرفت و بقوت در سینه مبارک چسپانید و فرمود که شیم
 مارا که منع کرده بود حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود که من منع کرده ام تو
 از آنجمله نیست که حضرت ابی اهریره را رضی الله تعالی عنه دید که بر آریکه ارشاد داشته
 و بیروم علوم نبویه ارشاد مینماید و از آنجمله نیست که امیر المومنین معاویه را دید در سکوت
 و سرنگون و از آنجمله نیست که در هنگام نوکری و سلاح بندی در جائی خسپیده بود
 مردم دیگر که از او صنایع پسندیده و در بودند بزرگه گفتند که باوی بخسپیدی حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی می بیند که ماده سنگ خوابگاه است بجز داین و یارب خاست دید
 که زکمه است ناخوش شد بوی زهر نمود از آنجمله نیست که در هنگام سلاح بندی
 میل بزی خور و حسن صورت داشت حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی الله
 تعالی عنه بوی نموده ارشد و انگشت بدندان گرفت و آثار ناخوشی از چینی می لایح
 چون بجالت صحو آمد آنجا را گذاشت عادت شریف بود که در هر جا که خلل می دریا

از آنجمله نیست که حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه درود و قرآن مجید مشغول است بعد چندی همین قصر را پیشخصه گفت که تو بیاتاد آنجا برویم
 فی الجمله توقف نمود آن شخص گفت که در آنجا جانی پاک حضرت رسالت پناست صلی الله علیه و علی آله سلم بعد از ان رفت بقای خجسته حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه متعزیز شد حضرت امیر المومنین علیه رحمه الرحمن یا کسی از حضار مجلس پاک می گفت که علی مرتضی در فلان جاست متوجربان شد در همین اثنا حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی وجهه بوسه ملاقی شد در کنار خود گرفت و بقوت در سینه مبارک چسپانید و فرمود که شیم مارا که منع کرده بود حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود که من منع کرده ام تو از آنجمله نیست که حضرت ابی اهریره را رضی الله تعالی عنه دید که بر آریکه ارشاد داشته و بیروم علوم نبویه ارشاد مینماید و از آنجمله نیست که امیر المومنین معاویه را دید در سکوت و سرنگون و از آنجمله نیست که در هنگام نوکری و سلاح بندی در جائی خسپیده بود مردم دیگر که از او صنایع پسندیده و در بودند بزرگه گفتند که باوی بخسپیدی حضرت شیخ قدس سره الاصفی می بیند که ماده سنگ خوابگاه است بجز داین و یارب خاست دید که زکمه است ناخوش شد بوی زهر نمود از آنجمله نیست که در هنگام سلاح بندی میل بزی خور و حسن صورت داشت حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه بوی نموده ارشد و انگشت بدندان گرفت و آثار ناخوشی از چینی می لایح چون بجالت صحو آمد آنجا را گذاشت عادت شریف بود که در هر جا که خلل می دریا

آنجا را می گذاشت علی الخصوص وقتی که از جناب قدس میا می یافت از محله
 که در بلده بهر مریج به بهائے هندی و حیم فارسی بهر نقلی در ویشی متوجه شد باقتضای
 عادت شریفه که سیرلابدی کرد و بهر اهل لباس ملاقات می کرد و اگر کلمه خیر و دلپسند
 می شنید بسیار بسیار خوشی و ذمیریت خاطر می شد و اکثری آن کلمه را بر زبان رانده
 بهتر از خود شها می کرد و گویا سکر شراب ظهور روینمود چون بمکان درویش رسید
 درویش گفت بیا الله و آن درویش همه چیز را الله می گفت شیخ قدس سره الاصفی پیش
 وی رفت و نشست درویش گفت ملامت از الله انداز یعنی زمین از اسب جدا کن
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی اسب را باند کرده گذاشت تا بعلت مشغول باشد
 اسب گياه خور و در حست درآمد درویش گفت که الله الله خور و سر کشی و جند
 را خواهد و گفت با شیخ قدس سره الاصفی که تو هم بگو که همه الله حضرت شیخ فرمود
 که بمن این حال نیست درویش زبان خود را بدعای بد آورد حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی فرمود که بیکت حضرت عوث اعظم رضی الله تعالی عنه چیز نمی خواهد شد
 درویش در سکون شد بعد از آن بحضرت شیخ قدس سره الاصفی عطاقت آورد و بسیار بسیار
 مهربان شد و بتواضع طعام و غیره رو آورد و حضرت شیخ قدس سره الاصفی چند
 در صحبت آن درویش ماند درویش گفت ایام من بآخر رسیدند ازین عالم ارتحال
 می نمایم بشما خبر خواهم کرد در هر جا که باشید حضرت قدس سره الاصفی از درویش جدا
 بعد چند روز آن درویش را در جلسه ملکه تیه دید که سر تا زنجین می لایح است در همان
 می بیند که سرو می در دست وی است حضرت شیخ قدس سره الاصفی تمام شد و غم
 گشت بعد از آن مردم از بهر مریج آمدند نشان دادند که فلان درویش را مردم بدعوی

وزارتخانه

گفت که
برانداز

و جهین

شیخ

حضرت شیخ قدس

حق الله گشتند و بخوار آله تعالی پیوست و حضرت شیخ قدس سره الاصفی قوت دویست
 را اینست ایح میگردوی گفت که بعد موت قوت چنین داشت و از آنجمله آنست
 که روزی محمود شهید علیه الرحمة را در معامله روحانیه دید که میگوید که بئین اینها را که
 چه کردند اشارت بسوی مردم دینی که قریب مزار مبارک و نیست و مزار مبارک
 بسمت غرب مائل بجنوب از حضرت بانسا و کرده خواهد بود حضرت شیخ قدس سره
 الاصفی سوار شده متوجه مزار مبارک می شد عادت شریف بود که در اکثری از
 اوقات در آنجا میرفت و می نشست و حالات پسندیده که در خلوات شیوخ سابق
 را روی نمود و هویدا شدن گرفت القصه بقریب راضی که بجوار مزار بود و رسید و را
 می بیند که مردم ده از حد و خود را متجاوز شده قدری از زمین متعلق بمزار در کشت
 خود آوردند آنها را طلبید و منع نموده آنها تندم شدند و گذاشتند و از آنجمله آنست
 که بسیر کوستان متوجه شد در آشنای راه آوازی شنید که من قمر شهید ام شاهان
 من باشید بعد از آن ببلده گهر بنسا بضم کهاف هندی این حرفی است که اهل
 هند کاف را باها امتزاج ساخته کحرف کرده میخوانند و فتح را و سکون با با غنه
 نون و در آخر الف بعد سین محله متوجه شد در آنجا اثر نیافت بعد از آن در جائی
 دیگر قریبی دریافت و زیارت کرد و مردم همراه را گذاشت و بکوستان رفت
 چند روز در میر مشغول بود و در آنجا آسمان را آدم لایح نبود چون ولوله عشق مرتبه
 کمال بود از تجاهات ترسناک باک نکر دیدن اثناس صورت حضرت جعفر صادق علیه السلام
 را نمود و فرمود که حاله مراجعت نمایم مراجعت کرد و یاران را همراه گرفته بخانه آمد
 و از آنجمله آنست که از فضیله سہالی بن حضرت بانسا متوجه یا بعکس قرینه مسولی بمزار

و از آنجمله

دینی

و از آنجمله

و از آنجمله

و از آنجمله

شیخ کالی علیه الرحمة رسید و آن مزار از حضرت بانثا بجانب غرب یک کوه است از
مزار آوازی برآمد و شنید که از تو کاری نه نیک بظهور خواهد آمد چون بجائۀ مبارک
رسید یک شبی مردم آنجا که از راه حسد سوء مزاج داشتند و از برادر خود حضرت شیخ
قدس سره الاصفی صلیعی بظهور پیوسته بودند که آن مردم ناراضی بآن بود و بجای مبارک
ورآمدند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی در مراقبه و شمشیر کشیده و باند نام مبارک
رساندند حضرت شیخ خبردار شد شمشیری در پیش بود بدست آورد و در آن شخص کشید
و ستمش از بند جدا شد پس پاشد و گرخت حضرت شیخ قدس سره الاصفی بسلامت
برداشتند کی زخم سست رسید بزودی به شد حال آن مردم همه با معتقد خالص اند و دل
جان در محبت خدا دارند بعضیها عفو بیعت نمودند و آن شخص که شمشیر کشیده بود برادر
خاله زاد بود از خود از فرزندان مخلص خداست و و داد کلی دارد بدینا لکن بی استیذان
علی الخصوص بشب بجائۀ و گرداغل شدن حرام است و صاحب خانه را مانع بمان
پرسیده اگر قبول نکند پس بیدار اگر شمشیر و غیره کشد پیش از نیک رساند و فع آن لازم
اگر دین کشته شود بروی چیزی در دنیا از کفارت و دینیت و قصاص نیست
و در عقبی از اتم بری پس چگونه راست آید قول شیخ کالی قدس سره ^{عون} بیرون است
که حنات عوام سننات ابرار است و از نجاست که زلات که از حضرت انبیا علیهم السلام
و علی نبینا و علی الکریم واقع شده و تعبیر از آن بظلم مثل آن شده محمول بر ترک
اولی است پس ترک اولی در حق آنها هر گاه بچنین مناسبت نیست یعنی آنرا که فقط
عرفا باشد که علی الحقیقه در نه انبیا باشند در حق آنها مباحات که لائق شان آنها نباشد
بچنین مناسبت بوده باشد پس تعبیر آن به نه نیک بر جای باشد از نجاست که سلطان

بازت
۱۲ غر
حدود
سندک
جاء
مطلو
معوض
غیرات
خط
مراد آن
نورث
بخش
تشدید
پنج و
کانام
عافرد
بازت

عارفین ابو یزید بسطامی علیه الرحمة مسجدی رو بنماز جمعه آورد و عصاره خود را در
 پائین صحن مسجد استاده نهاد و چون زمین آنجا چندان قوت ماسکه داشت آن
 بر عصاره شیخ افتاد و وی را بر زمین آورد آن شیخ از نماز فارغ شده بعصاره قصد
 کرد و عصاره را در جای که نهاده بود نیافت از مسلك آه خود برگشته گرفت ابو یزید این
 تکلف را ساینه نمود و در خاطر آورد که بسبب عصاره ای این تکلف بوی پیش آمد
 شیخ ابو یزید باعتذار بجانب آن شیخ رو آورد و عند تقصیر خواست مثال این
 حکایات پایان ندارد و صاحب خصوص حکم قدس سره میفرماید در توضیح نسی که
 شفقت بر بندگان الله تعالی سزاوارتر است از قتل کردن بپیش در راه حق تعالی
 حضرت داود علیه السلام و علی نبینا و آله خواست بنائ بیت المقدس را پس بنا کرد
 چند بار مکرر پس هرگاه قانع میشد از و منهدم می گشت پس شکایت کرده از داود
 علیه السلام و علی نبینا و آله بسوئے حق تعالی این حی فرستاد بسوئے حق تعالی که خا
 من که بیت مقدس باشد راست نیاید از دست کسی که غوزری کرد و آن حضرت
 پیش ازین جالوت را بامر اهی گشته بود چنانچه حق تعالی میفرماید هَتَلْ دَاوُدَ
 جَالُوتَ پس داود علیه السلام و علی نبینا و آله گفت که ایان بود آن کشتن در راه تو
 حق تعالی گفت آری در راه من بود و بامر من بود و لیکن آن کشتگان ایان بودند بنده
 من یعنی بنده امان بودند پس هتروادو گفت ای پروردگار برگردان آن بنارا از
 دشتهای که از من باشد یعنی از اولاد من باشد پس حی فرستاد حق تعالی بسوئے
 که پسر تو که سلیمان باشد و رانبا خواهد کرد و غرض ازین حکایت این است که
 مراعات این نشانسانی بهتر است و آراستن می اولی تر از دهم وی آیان می بینی

ظاهر است
 عصاره
 بنماز جمعه
 در پائین صحن
 مسجد استاده
 نهاد
 و چون زمین
 آنجا چندان
 قوت ماسکه
 داشت
 آن شیخ
 از نماز فارغ
 شده
 بعصاره
 قصد
 کرد
 و عصاره
 را در جای
 که نهاده
 بود
 نیافت
 از مسلك
 آه
 خود
 برگشته
 گرفت
 ابو یزید
 این
 تکلف
 را ساینه
 نمود
 و در خاطر
 آورد
 که بسبب
 عصاره
 ای
 این
 تکلف
 بوی
 پیش
 آمد
 شیخ
 ابو یزید
 باعتذار
 بجانب
 آن
 شیخ
 رو
 آورد
 و عند
 تقصیر
 خواست
 مثال
 این
 حکایات
 پایان
 ندارد
 و صاحب
 خصوص
 حکم
 قدس
 سره
 میفرماید
 در توضیح
 نسی
 که
 شفقت
 بر
 بندگان
 الله
 تعالی
 سزاوارتر
 است
 از
 قتل
 کردن
 بپیش
 در
 راه
 حق
 تعالی
 حضرت
 داود
 علیه
 السلام
 و علی
 نبینا
 و آله
 خواست
 بنائ
 بیت
 المقدس
 را
 پس
 بنا
 کرد
 چند
 بار
 مکرر
 پس
 هرگاه
 قانع
 میشد
 از
 و
 منهدم
 می
 گشت
 پس
 شکایت
 کرده
 از
 داود
 علیه
 السلام
 و علی
 نبینا
 و آله
 بسوئے
 حق
 تعالی
 این
 حی
 فرستاد
 بسوئے
 حق
 تعالی
 که
 خا
 من
 که
 بیت
 مقدس
 باشد
 راست
 نیاید
 از
 دست
 کسی
 که
 غوزری
 کرد
 و
 آن
 حضرت
 پیش
 از
 این
 جالوت
 را
 بامر
 اهی
 گشته
 بود
 چنانچه
 حق
 تعالی
 میفرماید
 هَتَلْ
 دَاوُدَ
 جَالُوتَ
 پس
 داود
 علیه
 السلام
 و علی
 نبینا
 و آله
 گفت
 که
 ایان
 بود
 آن
 کشتن
 در
 راه
 تو
 حق
 تعالی
 گفت
 آری
 در
 راه
 من
 بود
 و
 بامر
 من
 بود
 و
 لیکن
 آن
 کشتگان
 ایان
 بودند
 بنده
 من
 یعنی
 بنده
 امان
 بودند
 پس
 هتروادو
 گفت
 ای
 پروردگار
 برگردان
 آن
 بنارا
 از
 دشتهای
 که
 از
 من
 باشد
 یعنی
 از
 اولاد
 من
 باشد
 پس
 حی
 فرستاد
 حق
 تعالی
 بسوئے
 که
 پسر
 تو
 که
 سلیمان
 باشد
 و
 رانبا
 خواهد
 کرد
 و
 غرض
 از
 این
 حکایت
 این
 است
 که
 مراعات
 این
 نشانسانی
 بهتر
 است
 و
 آراستن
 می
 اولی
 تر
 از
 دهم
 وی
 آیان
 می
 بینی

و دشمن خدا تعالی را که کافر است و حق تعالی باشد بدستیکه واجب گردانیده بر آنها
جزیه و سر را تا باقی مانند حق تعالی گفت **وَإِنْ جَعَلُوا لَكَ تَوْحِيدًا** و اگر می
عکس الله یعنی اگر میل کنند کفار بسوی تو ای محمد بهر انقیاد و صلح پس میل کن
بسوی آنها و پده آنچه خواهند و بسیر کار خود را بخت تعالی ایامی بینی که مرا نکس که
واجب بروی قصاص بدله خون گرفتن چگونه مشروع ساخته بروی مقتول
گرفتن خون بها و یا عفو بی آنکه خون بها گیر و پس اگر اعراض نماید از خون بها و عفو پس
درین هنگام بکشد کشته را ایامی بینی حق تعالی را که وقتیکه خویشان مقتول بیشتر
باشند پس یکی از آنها را رضی بخونها شد یا گذاشت قصاص او دیگر خویشان و
نیخواهند مگر قصاص و کشتن کشته چه طور مراعات نموده است آن رضی
بخونها و یا بعفو را و هیچ می دهد و می را بر دیگران که قصاص میخواهند پس کشته
نمیشود آن کشته بلکه بخونها قصاص مبدل میشود ایامی بینی حق تعالی را که فرمود
جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا یعنی جزای بدی که کشتن از راه تعدی باشد بدی است
مانند وی که کشتن کشته باشد بمکافات کشتن می پس گردانید حق تعالی قصاص
را که کشتن کشته باشد بمکافات تعدی دی بدی با وجود اینکه مشروع و مباح است
در شریعت عزرا بلا شبهه پس شخصیکه از قصاص بدله گرفتن گذشت و صلح کرد و مرد
براسته تعالی است زیرا که آن انسان که مستحق کشتن بود در صورت دیشتن و ظاهراً
نشده است حق تعالی با هم ظاهر خود مگر وجود بنده پس هر که مراعات کرده بنده و نکاه داشت
دی مراعات نکرد مگر حق تعالی را و تمامه شرح و بسط در آن کتاب محکم است این مقام متیقاً
آزاد اقصا نمیکند و اگر بسط خواهدی پیش متوجه شو سوی خصوص حکم که ترجمه لسان نبوی است

خداوند
گردانیده حق
آنها خداوند تعالی
بیشتر
بسیار از
و ایام
را می نفرمود و از
حکایت از
متن کتاب
در اینجا
ساخته و کشتن
مقتول گرفتن
ذنبها یا عفو
که خون بها گیر
فخار است پس
و ایام
را چه طور
و ایام
در کشتن
کرده باشد بد
بنده را و
و تمامه
حکایت از
حکایت از

صلی الله علیه و آله وسلم و از آنجمله آنست که چون دست از بند شخص جدا
 وی و مردم دیگر که رفیق وی بودند جماعه کثیره استند تا مکافات آنچه بروی واقع گشت
 گیرند و کمین آید و بودند حضرت شیخ قدس سره الاصفی بیخ خطر ازین فکر ناخوش آنها
 نداشت چه شجاعت بکمال داشت چنانچه شمه از آثار آن بیشتر تحریفات و منزوی
 زاویه من حیث یوم علی الله فهو حسبه بود ناگاه صورت سالار احمد علیه الرحمه که
 هزار مبارک شان در حضرت باناست گویند که وی از رفقای سالار سعود غازی
 علیه الرحمه که در بده بزرگ مدفون است و زیارتگاه خلایق سجدت حاضر شد و گفت
 که من میگردم شما هم بیچ از آنها بر تو ظهور آنچه میخواهند صورت بخوابد که گفت جماعه کثیر از آنها
 در حضرت بانا جانی قریب تر از خانه مبارک حضرت شیخ قدس سره الاصفی جمع شدند
 در شب تاریک مردم قریه مبارکه در خواب و حضرت شیخ قدس سره الاصفی بعبادت
 قدیم باری خود بود و آویاقان ندارم که اندرین اثنا صورت حضرت بزرگوار رسید
 عبد الصمد رحمة الله علیه و علی اسلافه و بارک الله فی اخلافه بویا شد و گفت بحیث
 خاطر باش چیزی از مخطور آنها نخواهد شد این مکنون است بعضی آنجمله و شجاعت از
 ابنای اجناس انگشت نمایند چنانچه ثانی آنها را مردم نشان میدهند در خلق شجای
 با وجود این شجاعت هر چند خواستند که بجان در آیند و بدیوایا که در قامت قصیر بودند
 عبور نموده بجان دمایند بقضای لطف قادر مطلق که طویل است اقدام آنها پس آقا
 و در اهلهم رجلاً و اَوْجُوهُ اَحْمَرِے ماندند تا شب آخر رسید شرمند شده راه غفلت
 خانه خود را گرفتند و در خود متفکر بودند که چه حال است که از ماجرات نشاء و چه آنکه حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در خانه تنها بود و در حقیقت با تنها بود که مظهر انوار عنایت ربانی

بنی یمن ازین
 در میان بقیه
 پس بیخ
 تا خوش
 در دین
 عمر سالار احمد
 بانست
 بنی یمن
 کمین

مردم شجاعت
 در میان بقیه
 در میان بقیه

بعضی ازین
 جماعتند

بودند که با کسی نبود الا بارب خود درین نکته است هوشمند چه عرفا هر چه را که
مشاهده نمایند تجلی حق تعالی با سم ظاهر وی در شهود دارند بعد از آن بعضی آن جماعه
علاقه شند سرگون الله علم اینچنین اوقات پایان ندارد ازین باز کرد و صلیح چهارم و
صلح چهارم در بندی از کرامات و خرق عادات که متضمن بعضی ثمرات بر صحت
از اجماع نیست که حضرت شیخ قدس سره الاصفی بر کناره آب نمر که کلیانی نام دارد
در زیر درخت برگرد که آن درخت مخصوص به بقیعه هستند بیابان موحده و در آن صلیح
ساکن و فتح کاف فارسی و در آخر دال جمله ساکن بسیار سایه دارد و کثیرا لا غصا
و عریض الاوراق است و عمر طبیعی از حد زیاده نشسته بود و عادات شریف بود
که در زیر آن درخت و اکثر اوقات با حق تعالی اطمینان داشت احوال طاری میشد
که نطق تحریر قاصر است از استیفاء شده از آن القصه در نواحی آن درخت یک
میش مرده افتاده بخاطر مبارک گذشت که برین نظری باید افکند پس نظر التفات بخیر
وی افکند فی الفور زنده شد باز حضرت شیخ قدس سره الاصفی بجانب دیگر متوجه شد
التفات را گذاشت بحال سابق خود آن گاه پیش مراجعت نمود و همچنین طور بود در
احیاء حضرت عیسی علیه السلام و علی نبینا و آله الطاهیرین پس یی بر قدم وی بود و در
علم بحال عبا المخلصین ناقصان را بحال مژدن در تعیین مقام اولیاء الله الذین
لا خوف علیهم و لا هم یخزون کدام وجه باشد از اجماع نیست که حضرت شیخ قدس
الاصفی در زیر درخت بانیا زو احوال حمیده در جناب حق تعالی بود ناگاه مروی سوار

از آنجا که بنیادی و علوت شریف بود استغفار با عبادی احای و عظم و انانیا

از آنجا که بنیادی و علوت شریف بود استغفار با عبادی احای و عظم و انانیا

از آنجا که بنیادی و علوت شریف بود استغفار با عبادی احای و عظم و انانیا

بانه

معلق

ازین

بچند کس که مرکب همه معائب بود و ظلم و سرقه کبری که عبارت از وی در کلام مجید
 بحار به یا الله و رسول صلی الله علیه و آله و سلم واقع است از وی به یابود و گویا که جلات
 وی برین شفیعه بود و پیداشد نظر حضرت شیخ قدس سره الاصفی بر وی فاد تجر فناد
 نظر بر وی آواز هاتفت غیبی رسید که نظر بر وی مقلن حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 اتمثال مرآه و چشم پوشید و حال آن مرد متغیر گشت از آن پس بین آمد همه چیز که با خود داشت
 گذاشت و مجاور درگاه علیه شد و طلب حق و نفس مستولی گشت و از هر چار از صبا
 بهما بقه که داشت مبری گویا قلب حقیقت شد بعد از آن حضرت شیخ قدس سره الا
 در ذکر مشغول ساخت و بذکر هر و خفی تمامه شب و روز مشغول می بود و احوال پیدا
 کرد که لا عین سر آفت و لا اذن سمعت از آن جمله نیست که آواز هاتفت غیبی شنید
 و از آن روح طاهره مجاورت داشت و ذکر حصی می شنید روزی گفت که عجب
 از مردم که نمی شنوند این سنگیزه زبان بلند می گویند مضمون لا موجود الا الله در
 نشسته بود گفت که این نعمت عظمی از نعمت و کسب نیست حال حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی تا اثری آورده است بجنب حضرت شیخ قدس سره بعضی رساند که این
 چنین جوهر را در رشته قلیل اما سکه نباید سفت اسرار الهی را به یابا می نماید حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی چیزی نفرمودند القصه بعد از آن که چون می فرمودی و یا
 طلب حق بود و از همه لذات دنیا و مخرقات وی گذشته بر عیال می جهات
 نفقه به تنگی رو آورد و چندی از حرام و حلال کسب به بواج عیال میردا و وی از
 اکتساب تحرات و رزیه و از اشتغال تحصیل سباب معاش متقاعد گشته ازین
 سبب به از نسا از متعلقان وی بخانه حضرت قدس سره الاصفی و بهرانا بقسطه

که محمد اسحاق نامی از قوم افغان در بلده شاهجهانپور در خانه خود حضرت قدس
 سره الاصفی را بچشم باطن دیده و ظاهر آثار توهمات دریافت و بی حضرت قدس
 سره الاصفی را ندیده بودم دیگر از حلیه مبارک نشان او گفتند این حلیه مبارک حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی است وی متوجه سمت باناسته بعبثه بوسی مشرف شد و خوا
 بیعت نمود حضرت قدس سره الاصفی گفت بیعت خواهی کرد حالا بگری مشغول
 شوی را در مسجد برو و تلقین ذکر نمود بجز تلقین یا قتل آواز یافت شنید بعد دو سه روز
 در تزیید تهر روز ترقی در ترقی روزی پیش حضرت قدس سره الاصفی مطربان بقایمی
 می گفتند و حضرت قدس سره الاصفی در حال حسن نبود بنده در گاه از محمد اسحاق گفت
 میل بسرو داری و می در مسجد نشسته گفت خبر میدهد که حضرت را میرسد می کل و چو
 ترامنی رسد تو ناقص هستی بدانکه در ستاع سرود اختلاف فقهاست بلکه امام شافعی و
 الایمه حنفی از فقهای حنفیه و شیخ ابورید بسطامی و شیخ ابن عربی رضوان الله تعالی علیهم
 قائل محل اند تفصیلش در موضع دیست و گاه باشد که مباح بعارضی ممنوع میشود چنانچه
 مباح آنکس را که حاجب را ذکر آتی باشد چنانچه از فقه و کس و سکنه عاجز باشد پس
 بعد مباح در کسب آنها مشغول پس آن خلوات از دست رفت همچنین سر و دست که هر چند
 مباح است چنانچه اکثر از علمای بوی رفته چون اشعار سرود علی الخصوص اشعار بنده
 برضاین عشق مجازی که متعلق به نسا و مادر دست و آهنگها که فسق را ذوقی نمیدارند اجاب
 آتی باشد میباشد پس همچنین سر و اشغال چنین مردم را مباح نباشد ازین اده محمد اسحاق
 بخطاب لایق مخاطب شد روزی در مجلس حضرت قدس سره الاصفی حاضر بودم ذکر
 سرعت محمد اسحاق و تاثیر بود و گفت اگر در آنوقت التفات به رخت انبلی که تری بندری

حضرت محمد اسحاق خان
 حضرت قدس سره
 باشد
 بود روزی
 پیش حضرت
 شیخ قدس
 حضرت شیخ
 قدس سره
 الوجود است
 و ترا
 مشغول
 باشد پس
 که بعد
 گفت اگر
 در آنوقت

در ده ظهیر آردی

در آنجا که در ده ظهیر است و آنست که در ده

اهل فرس و خرمی نامند میگردم وی هم متاثر می شد و تاثیرات حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی بر صحاب خودش زیاد بود و تفصیلش خالی از عسر نیست و از انجمله
 آنست که شخصی در ملک کهن در کسب سباب معاش دنیاوی پریشان احوال بود و قتی
 در انجمن بود که صورت حضرت شیخ قدس سره وی را نمودار شد و لایه سائے وی کرد و روز دیگر
 همچنین چون این معامله در حالت یقظه بود تفاوت در معامله حساس یقظه نکرد و نسبت
 خودش نزول فرمودند و می را علم هم شد که حضرت شیخ اند قدس سره و گاهی ندیده بود
 بعد از آن مرفه حال شده و اسباب دنیاوی زیاد از کفایت شد چون مراجعت
 از ملک کن باین سمت نمود و بطن خودش که قصیه ملاوه ست قاضی شده آمد و خصیت
 توقف راند داشت و آمد بشرف بیعت مشرف شد از بعض یاران شنیدم که حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی متوجه بپیر شد چنانچه عادت شریفه بود که در اکثری از اوقات علی الصبح
 بر اسب سوار شده بجانجی از بیابان و میشه و سواحل توجه می شد اگر مرکب میخواست
 میرفت بصاحبزاده و الاسید غلام دوست و فقه الله تعالی لما بحبه یعنی دور شده بود و فقی
 ولیه قدس سره الاصفی گفت که اگر شخصی بیاید وی را نشانی تو وضع کنید من با گشته
 می رسم نشود و خاطر نشود باز متوجه بپیر شد بعد چند ساعات آنعرز آمد و منتظر رسید حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی نشست بعد از آن حضرت شیخ قدس سره الاصفی مراجعت نمود و بیعت
 ویرا پذیرائی آورد و روزی در محضر حضرت شیخ قدس سره الاصفی نشسته بودم ذکر احوال صلاح
 و خیر بود اندرین اثنا گفت که بخطاب من لا یسع مخالفه مخاطب شدم که فلان ولی ازین عالم در
 ملک کهن رحلت کرد بنامی روزی مرقوم را دیدم که از دفن فارغ شدم بر رانما گذاردم و مرا
 نمودم در انشای او در قصبه ملک که در دکن است آن شخص متلاقی شدم و سبب رسیدن در

و از انجمله
 دکن

دیگر

ملاوه

عادت شریفه بود

چون

غلام دوست

گفت که بخطاب من لا یسع مخالفه

و بنام روزی

این جواهر در سبک تحریر و از نسخه قطعی که شرح شمسیه باشد تا او این شرح موافقت سماع و
 قاری این ناظم بود و اولیاد وی عزم منا که دی کردند در قصبه خرو که در نواحی بهرامچ
 خطبه وی کردند بعد از آن بنا کحت متوجه بآن قصبه شدند مردم کثیر همراه شدند چنانچه عادت
 اهل هندست در آشنای راه مریض شدنی سبب ظاهر هر چه بآن قصبه سید مردم وی را سوا
 کردند بر اسب چنانچه عادت هندست که مناجح را سوار بر اسب کرانده میزند بی سبب ظاهر زیست
 اسب قواد و مردم متعجب شدند وی میگفت که گویا کسی را اسب فرو آورد و القصد مناجحت
 کرد و مرا جحت بخانه نمود که از آن قصبه چهارده و یا پانزده کرده مسافت دارد و این
 در بیماری تپ غیره و درین اثنا احتباس بول قریب شب روز تمام داشت بعد از آن
 زوجه وی را بخانه اوین فرستادند چنانچه عادت هندست که تا چند سال از نکاح زن
 بخانه اوین می ماند و گاه گاه بخانه زوج می آید تا آنکه الفت کامل گیرد پس بعد چنده
 چون بیماری رفت و صحت کلی شد عزم آن قصبه که خسر پوره ست نمود چند صورت را اجته بحباب
 حضرت قدس سره الاصفی حاضر شدند گفت که اگر مانع کنید تا خطور رفتن بجانب آن قصبه نماید
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی بعض یاران که از عصبیات می بودند گفت که وی را منع
 کنید تا اگر این کار گردد و در نه بلای خواهد رسید چون می و اولیای وی عقیدت بحباب
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی نداشتند امر وی را بجانب پشت نهادند و چون نه غریبت
 مرکوزه خاطر شدند پس مقرر کردند که فروا متوجه شود از خواب در آخر شب بیدار شدند بیدار
 ساختن و چون مرکوزه خاطر عزم سیر سمیت آن قصبه بودند دانست که مردم برای سفر بیدار
 ساختن ازین راه گفت که کتاب من که فلان است همراه بگیرم کی از آن و جبر آن کتابا گفت
 بومی و او بعد از آن می بیند و شکل بسیار رنگ چشم و غیره کل مردم پهلوان کرده یکی از آنها
 بیست و نه نفر از آن

فرد

بن
مجلسه
کنند

بیدار

برست
و جسم وی پر
که سینه

ویرا گرفت و برداشت بدگیری که گنار سقف که از گاه و چوب بود و او می گرفت و در میان
را مسقف از گاه و چوبهای سازند و بدیوارهای نهند و مستوی بعد از اراضی خانه
بمی کنند بلکه دیوار یک جانب مرتفع میسازند و دیوار که در و در داخل است از وی پست
مینمایند تا باران در هنگام بیکال ^{نیز} مخدر شود و درین وقت هوش از وی رفت بعد از مردم
خانه بیدار شدند وی را نیاقتند تجسس نمودند اثری ندیدند و در سوخته خانه بسته
تا لالان گشتند چه شد و کجا شد که بر دو کجافت ^س آن چشم و چراغ من کجا شد و آن میباید
کجا شده وی بعد افاق میگفت که در آنوقت از ناله چنین چنان میشنوم و هیچ قصه
خود را در لواحق قصیه دیوشی که از وطن لاف وی که قصیه سهای نام دارد سه کرده کلان که
موازی سه فرسنگ خواهد بود در کناره حوضی یافت و افاق آمد حیران ماند آن طری در حق
بعض این مسافت از سر اقدام بود چه دپایهای می آتار ^ن سفر هویدا بود چنانچه کلهای
آنها دورم که ازین پیدا میشود و جمع در بشه پاهای جنبش نیز بعض مردم که در لواحق وی
رونده بودند ویرا در دیدن یافتند و آن هنگام در طرقة عین یک چادر زکین کرده آن جناب
آورده بوی دادند ظاهر رنگت رد بود بعد از آن از آن موضع قصیه دیگر قریب فیه آفرین
در انجا رفته بخانه کسی از میمان آن قصیه نده و صاحب خانه بتواضع پیش آمد از وی حال
خود را پوشیده و شب بخانه محفوظ مانده چون از خواب بیدار شد خود را در کناره آن حوض یافت که
زیاده از نیم کرده از آن قصیه بود حیران شده چه کند سعی بجائے نیرسد بلکه بحال سعی نداشت
درین اثنا در افاق پست عزیمت آمدن بخانه خود نمود و وقت شام بخانه رسید تا آنکه روز
در قطع مسافت سه کرده گذشت بسبب و خراشیدگیها و هر دو پا اندرین پیچ اثری آسیب
جن نیست پس ازین خونیشان ^و پیش حضرت شیخ قدس سره ^و الاصفی آمدند و التماس

البعد

برنگال

آن

می شنیدم
و دیگر هیچ

دیوار

طی بعض

طی این

چینش

طرفه

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

له شکل انهم بر سر است ۱۳ عیاش ۱۴ متحرک باطن و حاد و مضیق و کسر دال معلوم از این آیه شده ۱۵ عیاش

تمام

ناله

پایا

پایا

پایا

پایا

پایا

ازین آسیدب و در حضرت شیخ قدس سره الاطفا التفات نکرد هر چند این قدر کفایت شد
 که التفاتی میکرد و الله اعلم با سر عباد و هر چند از اتمام قصه تعلق باین رساله ندارد و این
 چون قصه شانی داشت بنظر عموم اقتضای آن کرد که اتمام باید نمود پس بشنو بعد چند
 در ویشی از ملائمه که حال قوی داشت پیدا شد و بیاری که از قوم حلاق سر باشند چیزی
 تلقین نمود وی آسیدب و در خانه نشان و بیرون خانه بیاضله چند روز نشست و گفت
 اگر چنانچه چیزی بگویند جواب ندهد و هرگز با آنها کلمه ننماید بعد از آن یاران ملاستی در خواندن
 اسما مشغول شدند بعد ساعتی آن جهان نمودار آسیدب شده و نه بهمان صورت همیشه که پیش ازین
 در وقت برون ظاهر بود آن هر دو جن شور کردند و تهدید و تحریف نمودند که با از احضار کنیم پس
 غایبیم آن جواب نداد و درین شب چندی گذشت بعد از آن با حاج و عجز پیش آمدند مطابق
 وصیت جواب نداد و بعد از آن بسیار عجز و آرزوی تفسی خود را کردند و سود و کرد و لاجرم
 شدند طاقت خفیش و حرکت نماند پس آنها را آورد و شیشه بند ساخت آن هر دو جن مثل دود
 شده داخل آن هر دو شیشه شدند اگر کسی میخواست که ببرد و بشقی نفس می داشت باز آنها
 را بر وزن آورد مثل جان برآمدند و بهمان صورتها متصو شدند باز در شیشه ها را آورد و در زمین
 ظاهر را در نواحی زید پور که از حضرت باشا صاها الله تعالی چهار کرده باشد دفن کردند و
 اگر آن شیشه ها بر آید طاقت برون شدن ندارند حالا هیچ ترد و خاطر نیست چنانچه چند فرزند
 شدند و از فرزند کلان فرزند شدند تا این زمان این تحریر انشاء الله تعالی نسل زد دیگر فرزند
 هم خواهد شد الی ماشاء الله تعالی و از آنجمله انیس که بمقتضای من له المولی فلا الکل
 تاثیر بسیار بود ازین راه بر هر که در بعض حالت که از خود غائب می شد و میدید بدید حقیقا
 و میشنید بشنید حقیقا و بطش میکرد و بطش حقیقا نظر میکرد و متاثر می شد چنانچه روایت

قصه شانی داشت
 آسیدب و در حضرت شیخ قدس سره
 التفاتی میکرد و الله اعلم
 با سر عباد و هر چند از اتمام
 قصه تعلق باین رساله ندارد
 و این چون قصه شانی داشت
 بنظر عموم اقتضای آن کرد
 که اتمام باید نمود پس بشنو
 بعد چند در ویشی از ملائمه
 که حال قوی داشت پیدا شد
 و بیاری که از قوم حلاق سر
 باشند چیزی تلقین نمود وی
 آسیدب و در خانه نشان و بیرون
 خانه بیاضله چند روز نشست
 و گفت اگر چنانچه چیزی بگویند
 جواب ندهد و هرگز با آنها کلمه
 ننماید بعد از آن یاران ملاستی
 در خواندن اسما مشغول شدند
 بعد ساعتی آن جهان نمودار
 آسیدب شده و نه بهمان صورت
 همیشه که پیش ازین در وقت
 برون ظاهر بود آن هر دو جن
 شور کردند و تهدید و تحریف
 نمودند که با از احضار کنیم
 پس غایبیم آن جواب نداد و
 درین شب چندی گذشت بعد از
 آن با حاج و عجز پیش آمدند
 مطابق وصیت جواب نداد و
 بعد از آن بسیار عجز و آرزوی
 تفسی خود را کردند و سود و
 کرد و لاجرم شدند طاقت
 خفیش و حرکت نماند پس آنها
 را آورد و شیشه بند ساخت
 آن هر دو جن مثل دود شده
 داخل آن هر دو شیشه شدند
 اگر کسی میخواست که ببرد و
 بشقی نفس می داشت باز آنها
 را بر وزن آورد مثل جان
 برآمدند و بهمان صورتها
 متصو شدند باز در شیشه
 ها را آورد و در زمین ظاهر
 را در نواحی زید پور که از
 حضرت باشا صاها الله تعالی
 چهار کرده باشد دفن کردند
 و اگر آن شیشه ها بر آید
 طاقت برون شدن ندارند
 حالا هیچ ترد و خاطر نیست
 چنانچه چند فرزند شدند و
 از فرزند کلان فرزند شدند
 تا این زمان این تحریر انشاء
 الله تعالی نسل زد دیگر
 فرزند هم خواهد شد الی
 ماشاء الله تعالی و از آنجمله
 انیس که بمقتضای من له المولی
 فلا الکل تاثیر بسیار بود
 ازین راه بر هر که در بعض
 حالت که از خود غائب می شد
 و میدید بدید حقیقا و
 میشنید بشنید حقیقا و
 بطش میکرد و بطش حقیقا
 نظر میکرد و متاثر می شد
 چنانچه روایت

در آن حالت یا مثل هی دیگر حال باشد نظر بر سگی افتاد و حالت وی متغیر شد در
 هر وقتیکه اذان میشنید در حالت که می بود برخاسته و دیده بدر و آواز مسجد آمده آواز
 می کرد و می نمودن چون الله اکبر گفت وی هم آواز خود می کرد و چون مؤذن شهادت میگفت
 وی هم آواز می کرد تا آخر اذان چون مؤذن اذان فارغ میشد وی هم از آواز گرد
 می آمد بجائی که بود میرفت همچنین سالها گذشت و اینجاست که آن سگ را
 خاصه در عقیدت بود ازین سبب حضرت شیخ چون بغیر سیر بر می خواست وی همراه
 میشد و زوی حضرت قدس سره الاصفی از اسپ فرود آمد و گفتم خود فرست کرده است
 با حبیب مجاور شد اسپ در سرکشی آمد و گریخت و حضرت شیخ قدس سره الاصفی متوجه
 نشد چه از خرقات دنیا و یله التفات نداشت آن سگ وید و سدر راه اسپ شد
 آن زمان که اسپ ایستاده شد باز آمد و بجانب حضرت قدس سره الاصفی می آورد
 و اشارت بسوی جانب اسپ میکرد و بعد از آن شخصی آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 بوی گفت که همراه این سگ و در جاییکه برود و آن شخص همچنان کرد و دید که اسپ آن
 لوحی هست گرفت آورد و ظاهر آن آن سگ بود حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 نگه بدین وی نبودنی تکفین و غیره اسباب موتی مردم و از آنجمله اینست که حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در زیر درخت برگد بر کناره جوی کلیانی گفتم خود را فرست کرده و
 جوی رفت تا وضو سازد و بعد فراغ وضو بر فرست خود آمد و دید که ماری سیاه که از اجبت
 مارها باشد بر فرض نشسته حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت اگر بقصد فساد آمده
 برو تا گفت که من بهر شمع ذکر آمده و اولیاء الله تعالی را نمی گزیم و مستمع ماره رفت
 و از آنجمله اینست طبیعت حضرت شیخ قدس سره الاصفی مائلی با مرقه که پر سوسم نام

در آن حالت
 هر وقتیکه اذان
 میشنید در حالت
 که می بود برخاسته
 و دیده بدر و آواز
 مسجد آمده آواز
 می کرد و می نمودن
 چون الله اکبر گفت
 وی هم آواز خود می
 کرد و چون مؤذن
 شهادت میگفت
 وی هم از آواز گرد
 می آمد بجائی که
 بود میرفت
 همچنین سالها
 گذشت و اینجاست
 که آن سگ را

شیخ

عقیدت

حضرت شیخ
 قدس سره

منخرقات
 از خون آریه

و از آن زمان
 حضرت شیخ

و از آنجمله

حضرت شیخ

طبیعت

آن مرقه

داشت بشد در بلده بهر فرج اگر چای سوار شده پیشت آن محبوب را همراهی
 یافت چنانچه میدانست که وی بعین جسد خود همراه است از توائب زمان تشکی
 در دهر شد چنان استیلا گرفت که قرار نداشت گاهی سر را بلند می کرد و گاهی بر فرش
 می مالید کسی گفت ویرا فلان و فلان می بیند کسی نیست که در دوی و در کند حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی متوجه بوی شد و در دوی را کشید فی الحال وی صحت یافت
 و در دهر بر بارک مستولی شد و آزار بسیار شد پیش درویشی رفت و حال را ظاهر کرد
 و وی نصیحت پیش آمد چه لازم بود که بر بند و بچه انجین کردن حضرت شیخ قدس سره
 الاصفی چیزی نفروید بعد از آن درویش و روی استعمال کرد آن وجع فرو شد
 و صحت شد این بنده در گاه گمان می برد که این حلیه ملائمه است غالب نیست که
 بالتفات حضرت شیخ قدس سره الاصفی صحت است بعد از آن حضرت قدس
 سره الاصفی زیارت مرآضی تشریح که دقیقه از دقائق سنت نبویه صلوات الله تعالی علی
 صاحبها و علی آله نگذاشته رفت و کیفیت همراهی آن معشوق گفت آن شیخ مرآض
 گفت اگر آن هند و بچه را شائبه از محبت الهی می بود وطن می بردم که وی بخودش
 حاضر بود و خطر شماس که رونمود اندرین اثنا حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمة
 و بارک الله تعالی فی اخلاصه بحضرت شیخ قدس سره الاصفی ظاهر شد و گفت محبوبا
 خود باید نگرست و خود معشوق خود باید بود در وقت معشوق را در خود اعضا می
 بر اعین اعضا خود یافت بخود این دشیمیت و سه از دل رفت بعد از آن پنجه
 دیرامی دید و نظر حسن و زیبا می آمد و وی قبل ازین متوجه بجانب حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی نمیشد حالا لیل طبع وی بجانب حضرت شیخ قدس سره الاصفی

بود

بیند

کردید

این بنده در گاه گمان

میر سید عبدالصمد علیه الرحمة

سر و طرف چادر را گرفته کشیدند اندام مبارک حائل نشد و در اکثری از اوقات
 میگفت فیض روح القدس را باز ندو فرماید دیگران هم بگفتند آنچه سیاهی کردی
 روزی در کناره حوضی کلان که بسیار مطبوع است در نواحی موضع ساد امور واقع است
 نشسته بود و گفت این قدرت منحصر بر کسی نیست با فعل هم میشود پدائمه بعض
 مردم گمان می برند که خرق عادت که از انبیا علیهم الصلوٰۃ واقع شود از ادبیا نشود
 این حرف عقل زود بقبولش متجرب نمی شود چه احیای موتی از ادبیا که ریخته شد و در
 غیروی با شبهه بلکه فرق این است که بر دعوی نبوت اگر صادر شود تصدیقها با محضر
 ورنه که است خواه از امثال مایصدر عن الانبیا علیهم الصلوٰۃ و علی نبینا و آله الطاهرين
 و هو الاثنی بالقبول الله علم و از انجمله نیست که بیاد است بعض مریدان رفته بودند
 برضی مبتلا بود که صحت از وی متوقع نبود و صاحب فراس بود چون بلباقی نخست
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی بهره مند شد و گریست و گفت بعد استفسار و تسلیم
 که بهر شدت بیماری و یا خوف مرگ نمی گیریم بلکه درین اندیشه ام که در سورت مرض که تمام
 که از حضرت صاحب غفول میشوین حالت مرا گریان نماید چون حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی حال می مشاهده نمود اسم رحیم متجلی شد پس گفت که فلان دل قوی دار
 و الله تعالی یار دایم بنایت الهی صحت است و مراجعت بخانه نمود پس در صحت هر وقت
 بترقی بود چنانچه همون روز بخودی خود نشست و از سیر بر فرو آمد و تناول کرد و برود
 دویم گویا که هیچ اثری از مرض نبود و از انجمله نیست که چون پیوسته مع این تقا
 بود از محرکات طعام که وجه حرمت وی ظاهر نیست اطلاع می یافت و یا حاجتی پیدای میشد
 که از تناول آن باز می ماند و اگر کسی بد کرد و از تمییس نموده لباس صوفیانه بوی دو چا

سر و طرف
 چادر بجان
 پیش رو
 چادر بر پشت
 ملقن بود
 طرفین گرفته
 اسلام
 دیاد الله
 بن عقل
 بن تصدیق
 با روح و تجربه
 رسله فراه
 آن باشد
 از انجمله

می نماید

و از انجمله

از محرمات
 حاجتی

می شد اتفاقات نمی کرد بلکه انحراف و تحقیری نبود با وجود که توضیح و با صد فیان اهل
 لباس زیاده ازان بود که تصور نموده آید ازین راه روز حاکمی بلده لکهنو که اوقات
 و شوکت شاهانه داشت بقاع مبارک در خانه شیخ دوست محمد که حال قوی داشت
 و از ماسوای حقیقی در همه احوال اوقات در گذشته بود و بنابر عمران تجرید از نو محمد
 ساخته و بذروه سنام تفرید و عشق حقانی رسیده بهره مند شد و دعوت نمود حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی قبول کرد بوقت طعمای عجیب ساخته فرستاد بوقت دیگر طعام ضیافت
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی می بیند که یک بچه اسنچی بصورت و خوش رنگ را
 مردم گرفته در آن وی جدای کنند حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت بر لای چه
 برین تعذیب بیناید گفتند بهر خوردن شا حضرت شیخ از تناول آن طعام عجیب متنبه
 شد بوقت دیگر که طعام قسم تقسیم آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت همه مردم
 بخورند براس من نگاه دارند درین وقت میل طبع نیست بوقت دیگر اگر میل خواهد
 می خورم چون مردم خورده مطابق اذ اطعمتمه فانشروا استغرق شدند مردم
 آن حاکم هم رفتند آن طعام که نگاه داشته بود گفت من نخورم چه در چرخ نمایم
 دوست محمد چون بر بشره حضرت شیخ قدس سره ملاتی دید گفت چرا میل هستی حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی گفت بهر این معامله شیخ دوست محمد کلمات گفت که از او
 ظاهری نتواند شد که در طعمه امرا و حکام اشتباه و اختلال است و از صاحب آنها احترام
 می باید نمود و ازین راه نیز حضرت شیخ قدس سره در سایه وخت انبلی نشسته بود
 یکایک در ویشی آمد و سلام علیک نمود بطریق قوم ملائی هند چه حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی هرگز هرگز متوجه بوی نشد و روی خود را از وی میگردانید و دوسه

حاکمی
 حاکم بلده
 در گذشت
 حقیقی

بیند
 تعذیب
 حاکم
 میل
 میل

صحبت

دو شیخ

بناید
چشم
است

لا سائیس میگفت در فمادرشان وی بزبان میراند که هرگز از شان وے نباید
علی الخصوص با مردم درویشان چپ با آنها حسن سلوک چندان داشت
حاکمی از وے است چون سوال میکرد همین طوری
از وی معامله میکرد و الحاح در سوال هیچ سود نکرد همه مردم حضار در تحیر و تفکر نشاند
که باین معامله از درویشان در پیش منی آید باز آن درویش راه گرفت یکت و
ساعت نگذشته باشد که مردم از بد و سرای یا از آبادیها که قریب وی اند
آمدند و گفتند سائیس پودا سپ را اصلاح می نمود و فلان فلان چیز را بدو
گرفته برده ظاهر الباس فقر آتلبیس نموده رفته مردم حضار گفتند اندرین سا
رفته است نقص کنید آنها در بخشش وی شدند و همچنین قانع دیگر و احصائے
کرامات خالی از کلفت نیست اینقدر مرهمندی را کفایت دارد و الله الهادی
للا تمام فله الحمد و علی النبیه وآله الصلوٰة والسلام و رضوان الله علی اولیاءه الکرام

در
صدقه
سخت

الحمد لله که درین زمان مبارک کتاب مستطاب مناقب رزاقیه مصنفه استاذ العلماء
حضرت ملا نظام الدین صاحب فرنگی محلی در حالات و کرامات قطب الاقطاب حضرت
آقا و با سببه قدس سره الاصفی حسب ارشاد حضرت والا مناقب قبله محترم جناب
مولوی سید ممتاز احمد صاحب انسوی رزاقی با اهتمام و اهتمام زرکشیر ماه جون ۱۳۳۹ مطابق
۱۳۳۹ و طبع فاکس اباد علیخان مالک شاهی پریس لکهنو بر روی طبع آراسته و پیراسته شد

چشم
بناید
چشم
است

بسم الله الرحمن الرحيم
قصید تصنیف حضرت مطلع انوار محمد لوی سیّد شاہ رؤف صاحب
زراقی بانسوی قدس اللہ سرہ العزیز

اے شبہ قطبیاں ہے ہادی ہنر و سرا
 شمع بزم لم یزل نور چراغ معرفت
 روی پر خاک نیلہ و بادل پر آرزو
 تاکہ بانسہ گشت از خاک قدومت سستیم
 آبروی گوہر عرفان تقیض دست گشت
 معنی الفقر خرمی تا زمان مستور بود
 گلبن باغ حسینی درستان حسن
 خاک در گاہ تو باشد پیشل بر باغین
 آفتاب لطفت تو ہر جا کہ شد رتو فلک
 سبز اید ز تاک ز آیتہ و لہائے خلق
 زائران روحانہ را مدد و جنت ملام
 شمع عرفان و حقیقت یافتہ از تو فروغ
 شرح و حقیقت پر لیم خرم خوشی می زند

کرده بر کمربان ذات تو ایزد در سنانها
 گوهر یک دانه درج عنایات خدا
 قیصر و مغفور پیش بارگاهست چهره سا
 شد پیش ذره اشخ رشید مانند سنانها
 مستفیض بجز حسان ز ثریا مانندی
 ذات پاکت کرد ظاهر از لب معجز نما
 زیب گلزار ولایت منبع جود و سخا
 تو تپای دیده عرفان و چشم اتقا
 میشود دیو زه گز خورشید صبح و مسا
 خاک درگاه تو شاهامی کند کار جللا
 مید بد هر سو بر پیش غیب هر صبح مسا
 آفتاب معرفت گرفت از رایت ضیا
 احمد دل و جانم فدای نام پاکت حیا

[illegible]

کافه سیرین
از گل و از یاقوتی
ای که از یاقوتی کاش
دیدم جانی شوم ای کاش
دعای دل بهین
عرض حاجت طغنه برآور
باز میسازد به خجسته خود حصول
بیت محرم

[illegible]

چون که در این کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم
 قصیده تصنیف حکیم معصوم علیصبا ابن حکیم محمد علیصبا فتحپوری
 شهاب فقر در توبه بسکه شستا تم
 بجان کبیده ز عیش و نشاء آقام
 از آنکه بنده درگاه شاور ز اقام

بسم الله الرحمن الرحيم
 قصیده
 ای شه تخته لایت شرف ملک بقا
 بادی راه طریقت پیشوای اهل دین
 هر شد خلق و طماع دهر و سواد جهان
 نجم تابان هدایت آفتاب معرفت
 سر به خیم حقیقت بین بود خاک درش
 ای حرم پاک تو چون باغ ضلوع جانم
 کار عیسی میکنند هر دم بولک کوس تو
 صد کشاد اندر کشاد آید به اهل دل
 زائران قیادت را باشد از هر غم امان
 ای خوشتر از قیام کلام طائفه گاه تو
 گاه سنگ و گاه کوه هر را خدای گاه
 من بجز خضر نغز و شمع اگر خواهم کس

قبل از باب عرفان کعبه اهل صفا
 مالک علم حقیقت سالک راه هدای
 قدوه صحاب عرفان قطب جمع اویا
 زبده آل نبی فرزند شاه لافست
 وز غبار آستانش دیده دل را جلای
 دی سواد روضه چمن حسن جنت نکشای
 آب خاک با نیت در درمندان اودا
 بسکه جوشد از و رود یوار تو نور خدا
 ساکنان آستان انجبات از هر بابا
 امین از بند مصیبت فارغ از قید عنا
 که غبار آستانش دیده را گل جلای
 یکدم از عمری که کردم ضرر پادوست شما

مرشد زرق و نور زجام شود
 بهر چنان سبک است در علم با صفای
 بهر چنان سبک است در علم با صفای
 بهر چنان سبک است در علم با صفای

از بخار کس نکند دماغش
 از بخار کس نکند دماغش
 از بخار کس نکند دماغش
 از بخار کس نکند دماغش

